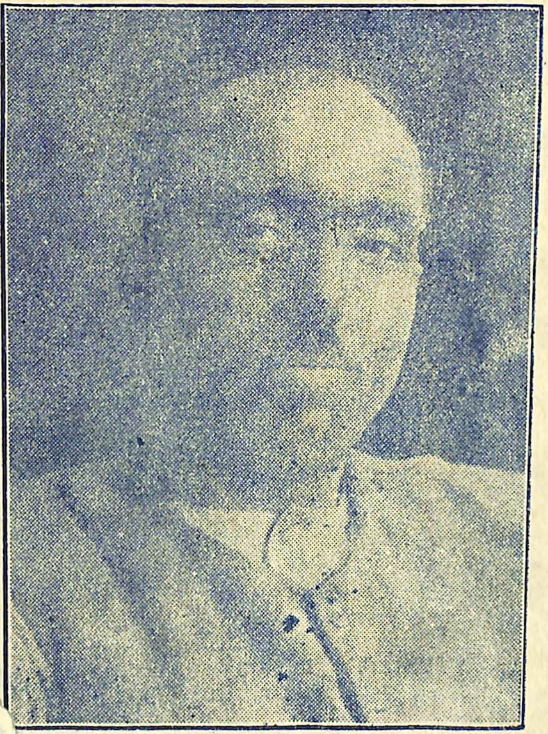

نیا کشمیر
سیاسی آئین
اور
اقتصادی منصوبہ
مرتبہ
آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس
قیمت
بارہ آنہ
۱۲/

Abdul Haq Baig



	۶۸
	۶۹
	۷۰
وق نامہ	۷۱
	۷۲

فہرست مضامین

کشمیر جدید کی جانب

از:- شیخ محمد عبداللہ

"ترقی ایک مسلسل دوڑ ہے ــــ ایک طوفانی دوڑ ــــ یہ دوڑ کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ تاریخ نے بڑے بڑے غارت گروں کی تیغ آزمائی اور تباہ کن مظالم دیکھے ہیں۔ مگر پھر بھی نسل اپنے پیشرو متفکر اور روشن دماغ مجاہدوں کے زخمی ہاتھوں سے ترقی کی اس مشعل کو دست بدست لیتی رہی ہے۔ آج اس مشعل کے نگہبان اور وارث ہم ہیں۔"

آج سے کچھ دن قبل میں اس مشہور اہل قلم کے مندرجہ صدر الفاظ پڑھ رہا تھا۔ جو دنیا کے حریت پرست جمہور کی جدوجہد میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ ان الفاظ کو پڑھتے ہی خیال گذرا کہ ہم ممبران آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بھی یہی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ یہ جہاد ہمارے لئے نیا نہیں۔ ماضی کی تاریخ اس جہاد کے اپنے کارناموں کا مرقع ہے۔ اور مستقبل کی نسبت اس کا اپنا مستقل نظریہ ہے۔ لیکن جہاد کے بنیادی عناصر ہر جگہ ایک ہیں۔ غریبوں کا یہ جہاد ان لوگوں کے برخلاف ہے جو ان کی کمائی کا استحصال کرتے ہیں۔ یہ جہاد ہماری پیاری مادر وطن کے محنت کش عوام کے لئے ہے۔ اور ان سنگ

دل گروہوں کے برخلاف ہے۔ جو مجلسی امتیازات کے نشے میں بنی نوع انسان کے دکھ درد کے احساس سے محروم ہو چکے ہیں۔

نیا کشمیر جس کو میں نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی جانب سے پیش کرنا کرنا چاہتا ہوں۔ ایک سیاسی اور اقتصادی نظام کا خاکہ ہے۔ اور یہ خاکہ اصل میں اس مقصد کے لئے مرتب کیا گیا تھا کہ بطور ایک یادداشت کے اس آئینی تحقیقاتی کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے۔ جو ہمارے آئندہ ارتقاء وخوشحالی کے امکانات کے ذرائع تلاش کرنے کی غرض سے وجود میں آیا تھا۔ یہ کمیشن ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کے شاہی فرمان مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۳ء کی رو سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس کے مقاصد میں ریاست کا تحفظ، استحکام اور مامونیت شامل تھے۔ اور اس کمیشن کو ہدایت کی گئی تھی کہ یہ سیاسی، اقتصادی اور انتظامی حدود میں ریاست کی اصلاح کے امکانات تلاش کرے۔

جب شاہی فرمان شائع ہوا، تو ہمیں اس امر سے مسرت ہوئی کہ مہاراجہ بہادر نے ریاست کی بہبودی کی طرف توجہ دی ہے۔ مگر کمیشن کی ہیئت ترکیبی کو دیکھ کر ہم حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ جاگیرداروں، بڑے زمینداروں پنشنروں اور ٹھیکداروں وغیرہ مفاد خاص رکھنے والے عناصر کے دباؤ اور غلبہ سے اس کمیشن کی کمر جھک گئی تھی۔ اور نیشنل کانفرنس جو کشمیر کے عوام کی بھاری اکثریت کی ترجمان ہے۔ اس کے صرف دو ممبر اس کمیشن میں لئے گئے تھے۔

۱۸۔ اور ۱۹ر اگست ۱۹۴۳ء کو نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی مجاہد منزل سرینگر میں مجتمع ہوئی۔ اور پورے دو دن تک کمیشن کے مسئلے پر غور و خوض

محروم رہی۔ کمیشن کے سامنے جو کام کرنے کے لئے تھا۔ یا جو کچھ وہ کر سکتا تھا۔ اس کی نسبت کمیشن کے ارکان کی کیفیت و نوعیت کی وجہ سے قدرتی طور پر سخت غلط فہمیاں تھیں۔ مگر دوسری طرف ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کا وہ بیان جو آپ نے کرسمس تجاویز کے وقت پر شائع کیا تھا۔ ہمارے دلوں پر امید افزا اثر ڈال رہا تھا۔ اس بیان میں ہز ہائینس نے دیگر باتوں کے اعلان فرمایا ہے کہ:—

"ہر صورت ہندوستانی شہزادوں (نوابوں اور مہاراجوں) کا یہ فرض ہے کہ وہ وطن پرست ہونے کا ثبوت دیں۔ ان کی اس خواہش کا عملی ثبوت ملنا چاہئے کہ وہ اپنے وطن کے باشندوں کو دنیا کی باقی اقوام کے دوش بدوش ترقی یافتہ دیکھنے کے آرزومند ہیں۔"

ہز ہائینس نے اس بیان میں ان الفاظ کے ذیل کے زوردار الفاظ کا بھی اضافہ فرمایا تھا۔

آزادی ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے۔ آزادی۔ گلا دبانے والی پابندیوں سے آزادی اور کچل ڈالنے والی گرفت سے آزادی — اور وہ آزادی جو ہندوستان کے مفاد کو دولت مشترکہ کے باقی حصوں کے دبیل اور تابع ہونے سے نجات دلا دے

اس شفقت بھرے بیان نے ہمیں ذہن نشین کرایا کہ کمیشن مقرر کرنے میں

ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی اس محبت پدرانہ خواہشات کا اظہار فرمائیں۔ کمیشن کے صدر اور ریاست کے وزیر اعظم نے بھی ہمیں یقین دلایا کہ کمیشن کا عملی کام وسیع بنیادوں پر ہوگا۔ اور ریاست کے نظام کے تمام پہلوؤں پر آزادانہ بحث کی پوری پوری اجازت ہوگی۔ اور تمام انتظامی محکموں کی نسبت کرید کرید کر تحقیقات کی جائے گی، تاکہ ان کو بہتر بنایا جا سکے۔ ان تمام باتوں نے ہمیں اس امر پر مائل کیا کہ ہم کمیشن کے اجلاس میں اپنے ممبروں کو شامل ہونے کی اجازت دینے کا فیصلہ کریں۔ باوجودیکہ کمیشن کے ممبروں کی اکثریت ان اوصاف سے محروم تھی جو جمہور کے نمائندوں میں ضروری ہیں۔ ہم نے تعاون کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ اور اگست سنہ ۱۹۴۴ء کو ورکنگ کمیٹی اور جنرل کونسل نے کیا۔ اور اس اجلاس کے ریزولیوشن کا آخری حصہ ہمارے رویہ کی وضاحت بہت اچھی طرح سے کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

”شاہی اعلان کے مندرجات کو پورے احتیاط اور غور کے ساتھ زیر بحث لانے کے بعد ورکنگ کمیٹی جس رائے پر پہنچتی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اعلان عوام کی توقعات پوری کرنے سے قاصر ہے۔ اور بہت کچھ جو اس میں ہونے کی توقع رکھی جا سکتی تھی۔ وہ درحقیقت موجود نہیں ہے۔ چونکہ اس کی جو خامیاں اور نقائص اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ وہ بہت اہم ہیں۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی اس کے اچھے نتائج کی نسبت درحقیقت خطرات محسوس کرتی ہے۔ یہ امر افسوسناک بھی ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر عوام کو آگے بڑھنے کا موقعہ دینے کی پختہ خواہش رکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ بات شک اور چیز ہے کہ اس موقعہ کے لئے جو ذرائع اختیار

کئے گئے ہیں۔ وہ بھی اتنے ہی موزوں اور قابل ستائش ہیں یا نہیں جتنا کہ خود مقصد ہے۔ اور یہ ذرائع حصول مقصد میں ممد ہوں گے یا نہیں۔ باایں ہمہ نیشنل کانفرنس موجودہ ہندوستانی صورت حالات سے خصوصاً اور دنیا بھر کے پریشان کن امور سے باخبر ہے۔ اور چاہتی ہے کہ اس اقدام سے اجتناب کیا جائے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ موجودہ حالات کی پیچیدگی میں اضافہ کرنے والا ہو اور ملک کے ان وسیع مفادات کو خطرے میں ڈالنے والا ہو۔ جو ہر ایک محب وطن کو محبوب ہیں۔ نیشنل کانفرنس متمنی ہے کہ وہ ایسے امکانات تلاش کرے جن کے ذریعہ شاہی اعلان کو عوام کی آئینی و اقتصادی ترقی کی بنیاد بنایا جا سکے۔ یہ بات لازمی طور پر بڑی حد تک ہمارے نصب العین کے ساتھ ان لوگوں کے ہمدردانہ اور تعاون پرستانہ رویہ پر منحصر ہو سکتی ہے جو کمیشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن سے کانفرنس کو توقع ہے کہ وہ وسیع القلبی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ ورکنگ کمیٹی اپنے ممبروں کو مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں اور مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کے ساتھ کمیشن میں شمولیت کرنے اور کام جاری رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہمارے ممبروں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کمیشن کی روزمرہ رفتار کا غور سے جائزہ لیتے رہیں۔ اور دیکھ لیں کہ اس کا کام نیشنل کانفرنس کے اعلان کردہ نصب العین کے حصول میں کہاں تک ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اور جس مرحلے پر بھی ہمارے ممبر محسوس کریں کہ کانفرنس کے نصب العین کی طرف رفتار کے راستہ میں کوئی امر مانع اور حائل ہو گیا ہے۔ وہ اس وقت معاملہ نیشنل کانفرنس کے سامنے رکھیں۔ نیشنل کانفرنس جو ہدایات مناسب سمجھے گی ان کو دے گی۔"

یہ بدنصیبی تھی کہ ہماری خیرخواہی اور ریاست کی عمومی بہتری کی مخلصانہ کوشش کے باوجود مندرجہ صدر خطرات ایک حقیقت ہی بن کر رہے۔

جب ہمارے ممبر کمیشن میں کام کرنے لگے تو انہیں سب سے پہلی دقت یہ دکھائی دی کہ اتنی بڑی اہمیت کا کمیشن بغیر کسی قابل سکریٹری اور دفتری انتظام کے چلایا جا رہا ہے۔ کارروائیوں کو قلمبند کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ تحریری شہادتوں کی نقول تک ممبروں کو میسر نہیں کی جاتیں، اور کمیشن کی یومیہ کارروائیوں کو مرتب کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ ان نقائص کو اگر انتظامی تنصیبات مان لیں، تو مناسب تھا کہ پیش کردہ یادداشتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے ممبروں کو کافی موقعہ دیا جاتا۔ لیکن یہ سہولت بھی کمیشن کے ممبروں کو میسر نہ ہو سکی حتٰی کہ اس سلسلے میں ہمارے نمائندوں کی درخواست تک درخور اعتنا نہ سمجھی گئی۔ اگر شہادت کے لئے پیش ہونے والے محکمانہ اعلٰی افسروں پر مکمل طور سے جرح کرنا مقصود تھا تو ایسی صورت میں ممبروں کو شہادتوں کا مطالعہ اور وقت دینا نہایت ضروری تھا۔ اور آئے دن کی مشکلوں اور دقتوں کے ساتھ کمیشن کے صدر نے یہ فتوٰی صادر کر دیا کہ افواج کے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی معاملہ کمیشن میں زیر بحث نہ لایا جائے اور نہ ہی اس موضوع پر کوئی سوال پوچھا جائے۔ ہم اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ فوجی تیاریوں اور سامان کے پورے پورے اعداد و شمار کی اشاعت، تحفظ اور دفاع کے حق میں نقصان رساں ہے۔ اس کے باوجود ہمارے ممبر یہ رائے رکھتے ہیں کہ اعداد و شمار کو ایک طرف رکھ کر فوجی بھرتی کی نسبت ریاست کی پالیسی پر بحث کرنا اور ریاست کے حفاظتی محکمہ کے ساتھ لوگوں کی مکمل تائید اور عمومی

امداد حاصل کرنے کے لئے طریقے اور ذرائع تلاش کرنا ریاست کے تحفظ استحکام اور اسے معاشی ترقی دینے کا حقیقی اور بروقت بہترین ذریعہ تھا۔

اس قسم کے وسیع اثر رکھنے والے مسئلے کو پورے طور سے خارج از بحث کرنا ایک ایسا قدم تھا جس نے ثابت کر دیا کہ بنیادی امور کی نسبت کمیشن کا طریق کار حقیقت پسندی سے خالی ہے۔ اور پھر اس خرابی کے ساتھ اور بھی بہت سی حکمہ بندیاں شامل ہوگئیں۔ مثلاً محکمہ عدلیہ اور عدالتوں سے تعلق رکھنے والے امور پر بحث کرنیکی اجازت نہ دینا۔ ان حالات نے ہمیں اندازہ کرا دیا کہ کمیشن کا آیندہ رویہ کیا ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ کس قسم کا نکلے گا۔

اس مرحلے پر ہم نے ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۷ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کو جموں میں بلایا۔ اس اجلاس میں خواجہ غلام محمد صادق اور مرزا محمد افضل بیگ نے جو کمیشن میں ہمارے نمایندے تھے اپنی رپورٹ پیش کی جس کے نتیجہ میں انہیں کمیشن سے واپس آجانے کی ہدایت کی گئی۔ اور اس سلسلے میں ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں تمام شکایات مفصل طور سے بیان کی گئیں یہ قرارداد ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے۔

ان تمام واقعات کا مجموعی اثر یہ ہے کہ نیشنل کانفرنس نے اپنے اگست والے ریزولیوشن میں جو خدشات ظاہر کئے تھے۔ وہ حقیقت کی صورت میں نمودار ہوئے۔ اس لئے ریاست آئینی، انتظامی اور اقتصادی ترقی کی امیدیں ناکامی سے ہمکنار ہو رہی ہیں اور نیشنل کانفرنس قطعی طور پر یہ رائے رکھتی ہے کہ اس کمیشن کے ذریعہ کسی قسم کی ترقی حاصل کرنے کی

امکانات خارج از بحث ہیں۔

ان امور کے پیش نظر ورکنگ کمیٹی قرار دیتی ہے کہ اپنی یادداشت اس کمیشن کو نہ بھیجی جائے۔ نیشنل کانفرنس کی یہ یادداشت جو ریاست کے آئندہ آئین کے مسودہ اور خاکہ پر مشتمل ہے۔ اور جس میں اس ریاست کی بہ حیثیت مجموعی اقتصادی خوشحالی کا منصوبہ ایک تجویز کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ یادداشت نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے منظور کر لی ہے۔ یہ اب براہ راست ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی خدمت میں پیش کردی جائے گی۔ اور چھاپ کر ملک میں شائع کردی جائے گی۔"

ہمارے لئے تحقیقاتی کمیشن "نئے کشمیر" کے راستہ میں ایک مرحلے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا جس کو ہم عبور کر آئے۔ ماضی میں جو راستہ ہم طے کر آئے ہیں۔ وہ دشوار گذار اور پتھریلا راستہ تھا۔ اس کی دشوار گذاری کشمیر کے بلند پہاڑوں کی ناقابل عبور چوٹیوں سے مشابہ ہے۔ ہمارے سینکڑوں شہیدوں کی یاد ابھی تازہ ہے۔ جن کی قبروں کو عوام ہر سال پھولوں سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ اور جن کے مزار پر کھڑے ہو کر ہم ہر سال اس آزادی کو حاصل کرنے کا حلف لیتے ہیں جس کے لئے انہوں نے جانیں قربان کیں۔

جو مہمیں ہم نے اب تک سر کی ہیں۔ اور وہ مہمات جو ابھی سر کرنی باقی ہیں چھوٹی نہیں ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر رقبے میں ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ جس کے پہاڑ۔ وادیاں۔ جھیلیں اور میدان چوراسی ہزار چار سو اکہتر (۸۴۴۷۱)

مربع میل پر مشتمل ہیں. یہ ایک سرحدی ریاست ہے. جس کی اہمیت محض مقامی نہیں. اس کی سرحدیں برطانوی ہند، جمہوریہ چین، بدھستانی تبت اور جمہوریہ روس کے ساتھ ملحق ہیں۔

ہمارے چالیس لاکھ عوام کوہ ہمالیہ کی برف پوش کوہستانی حدوں اور پنجاب کی خاکستری رنگ کے تپتے ہوئے میدانوں کے درمیان زندگی بسر کرتے ہیں. جو جموں وکشمیر، لداخ، سرحدی علاقوں پونچھ، جنہیں علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں ان میں مسلمان بھی ہیں، سکھ بھی ہیں، اور ہندو بھی. بدھ بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں اور کشمیری پنڈت بھی جین بھی ہیں اور ہریجن بھی. اور ان سب نے مل کر ریاست کے گرمائی اور سرمائی دارالخلافوں سرینگر اور جموں کو اور دیگر ۹۳ قصبوں اور ۹ ہزار دیہات کو آباد کر رکھا ہے۔

ہمارے عوام ہر سو (۱۰۰) میں ۹۶ ایسے ہیں. جو اپنی زندگی کا سہارا غذا اور دیگر ضروریات زمین سے حاصل کرتے ہیں. اور دور دراز اور الگ تھلگ دیہات میں گذارتے ہیں. ان کی سالانہ آمدن بڑی مشکل سے فی کس گیارہ روپیہ ہے۔

نیشنل کانفرنس کا نصب العین ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ وہ کسانوں اور دستکاروں کے افلاس کے خلاف جدوجہد کرے. اور مزدوروں کی ناقابل برداشت بے چارگی کو ختم کرنے کے لئے سعی کرے. یہ کانفرنس جو ۱۹۳۲ء میں مسلم کانفرنس کے نام سے قائم ہوئی تھی بہت جلد ریاست کشمیر کے عوام کی پشت و پناہ اور دست بازو بن گئی جن میں سے مسلمان تین چوتھائی سے زیادہ ہیں. اسی زمانہ میں تمام ہندوستان ۱۹۳۱ء کی تحریک سول نافرمانی کے بعد ایک نئی بیداری کے دور میں

داخل ہوا۔ جس کا نفسیاتی اثر ہم پر بھی پڑا۔ کانفرنس گو نام کے لحاظ سے ابتدا میں "مسلم" کانفرنس تھی۔ مگر چونکہ یہ لوگوں کے ان مصائب کا اظہار کرنے کے لئے مرتب کی گئی تھی۔ جن کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس لئے حقیقت اور عمل کے لحاظ سے یہ اس وقت بھی نیشنل کانفرنس تھی۔ اور اس وقت بھی تمام فرقوں کی بہبودی سے تعلق رکھنے والے مطالبات کو اپنے پروگرام اور کوشش کی بنیاد بناتی تھی۔ یہی وہ حقیقت تھی جس کو میں نے ۱۹۳۵ء میں تمام فرقوں کے نام مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے اپیل کرتے ہوئے یوں ظاہر کیا تھا کہ :۔

ہمری جدوجہد اپنے وطن کی ترقی اور بہبود کے لئے ہے۔ آؤ ہم سب کے سب معمولی فرقہ وارانہ اختلافات سے بالاتر ہو کر عوام کے بہبود کے لئے اشتراک اور تعاون سے کوشش کریں۔ میں اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ وہم، خوف و خطرہ اور شک و شبہ کو اپنے دماغ میں جگہ نہ دیں۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ اشتراک عمل اختیار کریں، تو ان کے حقوق کسی طرح بھی خطرے میں نہیں پڑیں گے"۔

ہماری تحریک ابتدا سے ہی طاقتور تھی۔ اور جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ یہ ریاست کی سرزمین میں گہری جڑ پکڑتی گئی۔ اور یہ قدرتی امر تھا کہ ۱۹۳۹ء میں ہم نے کام اور نام میں یکسانیت پیدا کرتے ہوئے باقاعدہ طور پر اس جماعت اور تنظیم کو "آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس" کا نام دیا۔ اور اس کو اسم بامسمیٰ بنا دیا۔ تب سے ہم نے بہتیرے طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ اور بہت سے معرکے ہمالہ سے

تجربہ میں آئے۔ اور کانفرنس محض اپنے جمہوری مقاصد اور عوامی پروگراموں کی وجہ سے جمہور میں آئے دن ہر دل عزیز ہوکر زیادہ سے زیادہ طاقت ور بنتی گئی۔

اس تمام مدت کے دوران میں ہم بار بار جس مطالبہ کو دہراتے رہے۔ وہ ذمہ دار نظام حکومت کے قیام اور ریاست کے عوام کی اقتصادی خوشحالی اور برتری کا مطالبہ ہے ہم ۱۹۳۴ء میں اپنے پہلے آئینی مرحلہ پر پہنچے۔ جب قانون ساز اسمبلی ۷۵ ممبروں پر مشتمل مرتب کی گئی۔ جن میں سے ۴۲ نامزد اور صرف ۳۳ منتخب تھے۔ اور جس کا صدر بھی سرکاری عہدیدار تھا۔ کانفرنس کے نمایندے اسمبلی میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے وہاں ایسی پارٹی مرتب کی۔ جو سب سے بڑی واحد ہم جنس پارٹی تھی۔ یہ پارٹی اسمبلی ہال کی چاردیواری میں قابلیت اور خوبی سے ہماری جنگ لڑتی رہی۔

گذشتہ چند سال سے دنیا جنگ میں مبتلا ہے۔ اور حملہ آور خود ہندوستان کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ نیشنل کانفرنس نے اس دوران میں ریاست کے بچاؤ کی اہمیت کا پورا پورا احساس کیا ہے۔ اور اس امر کو بھی محسوس کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ آزادی کا حل ہندوستان کے وسیع مسئلہ کے ساتھ اور بہ حیثیت مجموعی دنیا بھر کے مسئلے کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس منتہائے مقصد کی طرف ہم نے نیشنل کانفرنس کی پوری تنظیم کو متوجہ رکھا اور ہم نے عوامی کمیٹیوں کے ذریعہ لوگوں میں خوراک اور بالن تقسیم کرنے کے فرائض انجام دئے۔ اور اس طرح نیشنل کانفرنس عوام اور فاقہ کشی کے درمیان حائل ہوکر عوام کو تنگی، نایابی اور گرانی کی زد سے بچاتی رہی۔ باوجودیکہ مطلق العنان حکومت کی مداخلتیں اور نا اتفاقیاں ہمارا ہاتھ روک رہی تھیں۔ سال ۱۹۴۴ء میں

ایک اور مرحلہ پر لا رہا ہے۔ نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی جس کی انگلیاں ہمیشہ عوام کے نبض پر ہوتی ہیں محسوس کرتی ہے کہ اس وقت جب کہ سیاسی اور اقتصادی نظام سانچے میں ڈھالے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کے نظام نو کا تصور زیر بحث ہے نیشنل کانفرنس کو بھی چاہیئے کہ وہ زیادہ وضاحت اور صفائی کے ساتھ اپنے اس عندیہ کو پیش کرے جس کے مطابق وہ "نیا کشمیر" تعمیر کرنا چاہتی ہے۔

کشمیر کے نئے پرائم منسٹر سر بی۔ این راؤ نے اس ریاست میں وارد ہو کر اپنے عہدے کا جزو ان سنبھالتے ہی ۱۵ فروری ۱۹۴۴ء کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ:۔

"میں اس ریاست میں صرف ایک تمنا لیکر آیا ہوں۔ اور وہ تمنا یہ ہے کہ کشمیر کو نمونہ کی ریاست بنا دیا جائے۔ جو غیر ہندو آبادی کی بہتری اور بہبودگی اس طرح ضامن ہو جس طرح ہندو آبادی کی یہ مقصد کوئی اکیلا آدمی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس میں کامیابی کے لئے ہر شخص کے تعاون کی ضرورت ہے"۔

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بھی ایک "نمونہ کی ریاست" کی تلاش میں ہے لیکن کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ جہاں ایک طرف جمہوریت اور ذمہ وارانہ نظام حکومت ہمارا پہلا ناقابل ترمیم مطالبہ ہے۔ کوئی حقیقی ترقی ممکن نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہمارے ملک کے مجلسی، اجتماعی اور اقتصادی ڈھانچے کو نئی شکل و صورت نہ دے دی جائے کیونکہ استحصال اور آزادی پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتے۔ حقیقی جمہوریت مجلسی امتیازات کا ساتھ نہیں دے سکتی۔

زمانہ وسطیٰ سے لیکر آج تک کی تحریکاتِ آزادی کی تاریخ صرف ایک سبق سکھلاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے اقتصادی استحصال سے آزادی حاصل کرنا ہی درحقیقت سیاسی جمہوریت ہے۔ اور اس کے بغیر سیاسی آزادی صرف دھوکا ہی دھوکا اور سراب ہے۔ حتےٰ کہ انقلاب فرانس میں آزادی، مساوات اور اخوت کا مسرت آمیز نظریہ جو عوام کے خون کی قیمت دے کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ نپولین کی خودمختاریت کی بھینٹ محض اس لئے چڑھ گیا کہ امتیازات اور استحصال کی بنیادیں اکھیڑ نہ جاسکتی تھیں "آزادی" اور "امتیاز" یہ ایک ترازو کے دو پلڑے ہیں۔ جوں جوں امتیازات کا پلہ ہلکا ہوگا۔ آزادی کا پلہ بھاری ہوتا جائے گا۔

ہمارے زمانہ میں ہماری آنکھوں کے سامنے جمہوریہ روس نے نہ صرف خیالات کی حد تک بلکہ آئے دن کی زندگی اور ترقیات کی شکل میں عملاً یہ ثابت کر دیا کہ حقیقی آزادی صرف اقتصادی آزادی کے شکم سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔ جمہوریہ روس کے عوام اور وہاں کی مختلف قوموں کا نیا جنم لینا اور طاقتور جمہوری حکومت کا اپنے وحشی حملہ آور کو رستمانہ جرأت و بہادری سے واپس دھکیلنا اس امر کی لاجواب دلیل ہے کہ آزادی کی تعمیر اقتصادی مساوات کے سنگ بنیاد پر ہی اٹھائی جاسکتی ہے۔

اندریں حالات آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس "نئے کشمیر" کے مستقبل کو سیاسی اور اقتصادی تصورات کی ملی جلی صورت میں مضمر سمجھتی ہے۔ اور اسی مقصد تک پہنچنے کے لئے ہم نے یہ سکیم مرتب کی ہے۔ جو سیاسی لحاظ سے ذمہ دار نظام حکومت کے جمہوری اصول پر مبنی ہے جس میں انتخابی اصول کو مقامی پنچائتوں سے لے کر قومی اسمبلی تک تمام اداروں پر حاوی کیا گیا ہے۔ اور اس آئین کو آزاد عدلیہ کے

ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اور انتظامیہ کو لازمی طور پر عوام کے سامنے ذمہ دار گردانا گیا ہے۔

اقتصادی حدود میں ہم اس اصول پر چلے ہیں کہ منصوبہ شدہ اقتصادیات ترقی کی بنیاد ہے۔ اور بغیر اقتصادی منصوبہ کے ریاست کے عوام کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا۔ تاریخ کی مسلسل صدیوں میں جموں و کشمیر کے لوٹے کھسوٹے ہوئے فرزند ہندو مطلق العنانوں، بدھ حاکموں اور مغل شہنشاہوں کی ڈولی کے کہار چلے آئے ہیں۔ وادی اور پہاڑوں میں وطن کے موجودہ فرزندوں نے ابھی تک اپنی زمین کی سطح کو صرف ۹ انچ تک کھودا ہے اور اس سے محض قوت لایموت حاصل کیا ہے اب وقت آگیا ہے کہ وہ زمین کو اس کی گہرائی تک کھودیں۔ اور اپنے لئے یومیہ روٹی کی بڑی اور بہتر ٹکیاں حاصل کرنے کی کوشش کے ساتھ جدید سائنس کے ہنرمندانہ طریقوں کو بھی جوت لیں۔

ہم اپنے "نئے کشمیر" میں اپنی ریاست کے مرد اور عورت ذات کی جدید تعمیر کرنا چاہتے ہیں جن کو صدیوں کے مظالم اور دباؤ نے پست قد بنا دیا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے شاندار انسان پیدا کریں۔ جو ہماری خوبصورت مادرِ وطن کے شایانِ شان ہوں۔

شیخ محمد عبداللہ

ہم باشندگان

جموں، کشمیر، لداخ، سرحدی اضلاع، علاقہ ہائے پونچھ، چنہنی (جنہیں عام اصطلاح میں باشندگانِ جموں وکشمیر کہتے ہیں) مکمل مساوات اور اختیارِ ذاتی کی فضا میں اپنے اتحاد کی تکمیل کرنے کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو ہمیشہ کے لئے پامالی، مفلسی، تذلیل اور توہمات کے غار عمیق سے نجات دلانے کے لئے زمانہ جہالت کے اندھیرے اور لاعلمی سے بچا کر آزادی اور سائینس کی روشنی میں دیانتدارانہ محنت سے مشفقانہ حکومت کے تحت پُرامن اور خوشحال وادی میں پہنچانے کے لئے مشرق کی مخلوق اور دنیا بھر کے محنت کش عوام کی صف میں شامل ہو کر اپنا تاریخی فرض انجام دینے کے لئے اور اپنے پیارے وطن کشمیر کو ایشیا کی برفیلی پیشانی پر چمکتا ہوا ہیرا بنانے کے لئے اپنی ریاست کا حسب ذیل آئین تجویز کرتے ہیں۔ اور اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور حمایت کا عہد کرتے ہیں۔

(قومی اعلان)



کشمیر کے قومی جھنڈے سے خطاب

لہرا اے کشمیر کے جھنڈے　　طفل و جوان و پیر کے جھنڈے
بازوئے بے شمشیر کے جھنڈے　　ہل والے دلگیر کے جھنڈے

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

میدان اور جبل پر لہرا　　وکر پر لہرا ڈل پر لہرا
کُٹیا اور محل پر لہرا　　خشکی اور جل تھل پر لہرا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

بال و پر پھیلا کر لہرا — ساری فضا پر چھا کر لہرا
شوق سے وجد میں آکر لہرا — جھوم کے اور بل کھا کر لہرا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

تو ہے ہماری آنکھ کا تارا — مظلوموں کے دل کا سہارا
رنگ تیرا ہے لال دلارا — ہل نشان ہے پیارا پیارا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

تو ہی نشان مہر و وفا ہے — آئینہ دار صدق و صفا ہے
مشعل نور افشاں بہ فضا ہے — سایۂ رحمت بال ہما ہے

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

"نیا کشمیر"

ریاست جموں و کشمیر کا آئندہ آئین

وطنیت اور اس کے بنیادی حقوق و فرائض

دفعہ نمبر (۱) جموں و کشمیر و لداخ اور سرحدی علاقوں اور علاقہ ہائے پونچھ و چھینی میں بسنے والے تمام لوگوں کے لئے واحد ریاست کی باشندگی اور وطنیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قومی زندگی کے اقتصادی، سیاسی، تہذیبی اور معاشرتی ہر ایک شعبہ میں بلا لحاظ مذہب و ملت، رنگ و نسل اور خاندان اس ریاست کے تمام اہل وطن کے حقوق کی مساوات ایک ناقابل تنسیخ و ناقابل ترمیم قانون متصور ہوگی۔ ان حقوق پر براہ راست یا بالواسطہ کسی قسم کی پابندی عائد کرنا، اس کے برعکس کسی ایک اہل وطن یا اہل وطنوں کے کسی گروہ کے لئے قومیت، مذہب، نسل اور خاندان کی بنا پر براہ راست یا بالواسطہ کسی قسم کی رعایات و امتیازات ملحوظ رکھنا۔ نیز قومی، نسلی اور مذہبی بنیادوں پر استثنائیت چاہنا اور اہل وطن کے درمیان منافرت و حقارت پھیلانا ایسے

قانون جرم مستلزم سزا ہوگا۔

دفعہ نمبر (۲) عقیدہ اور ضمیر اور عبادت و عمل کی مکمل آزادی اہل وطن کے ہر ایک فرد کا محفوظ حق متصور ہوگی۔

دفعہ (۳) سیاسی بیداری کو ترقی دینے اور قومی فوقیت کو مضبوط کرنے کے مقصد سے عوام کے فوائد اور جمہوری کی مصلحتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام اہل وطن کے لئے از روئے قانون حسب ذیل حقوق کی آزادی محفوظ ہوگی۔

(الف) آزادی تقریر (ب) آزادی طباعت و اشاعت (ج) آزادی اجتماع و جلسہ (د) آزادی جلوس و مظاہرہ۔

دفعہ (۴) عوام کے فوائد اور تنظیم اور جمہوری کی سیاسی سرگرمی کے ذریعہ ذاتی ترجمانی کو ترقی دینے کے مقصد سے تعلق رکھنے والے فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام اہل وطن کو جمہوری تنظیمات مثلاً انجمن ہائے مزدوراں و انجمن ہائے اتحاد باہمی عورتوں اور نوجوانوں کی انجمنیں کھیل اور ذاتی حفاظت کے ادارے سیاسی پارٹیاں اور تمدنی، فنی اور علمی جماعتیں قائم کرنے اور چلانے کا پورا پورا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ (۵) ہر ایک اہل وطن کا حق حرّیت محفوظ اور مسلّم ہوگا۔ کوئی شخص قانونی عدالت کے فیصلہ یا سیشن کے ایڈوکیٹ جنرل یا وکیل سرکاری کی اجازت کے بغیر گرفتار کیا جا سکے گا۔ اور نہ ہی کہیں بند رکھا جا سکے گا۔

دفعہ (۶) کسی اہل وطن کی خانگی پردہ داری اور ذاتی خط و کتابت کی رازداری میں کوئی دست اندازی نہیں کی جائے گی۔ بجز اس صورت کے کہ قانونی اجازت موجود ہو۔

دفعہ ۷۔ اور وطن کی حفاظت کرنا ہر وطنی کا اولین اور پاکیزہ فرض ہوگا۔ وطن سے غداری کرنا۔ بدعہدی کرنا۔ اور وطن کے دشمنوں سے ساز باز رکھنا اور سٹیٹ کی فوجی طاقت کے بھید دشمنوں کو بتلانا سب سے بڑا جرم متصور ہوگا جس کی سزا قانون میں مکمل سخت اور انتہائی ہوگی۔

حفاظت وطن کے مقدس فرض کو انجام دینے کے لئے ہر ایک وطنی پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو ہتھیار اٹھانے میں تربیت یافتہ بنائے۔ ہتھیار رکھنے اور استعمال کرنے کا حق باشندگان وطن میں سے ہر شخص کو حاصل ہوگا۔ عام اور لازمی فوجی خدمات کا دستور از روئے قانون قائم کیا جائے گا۔

دفعہ ۸۔ ہر ایک وطنی کا کام اور روزگار مہیا کرنے کا حق ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایسا کام حاصل کر سکے جس کی اجرت کام کی نوعیت اور مقدار کے مطابق اس کو ادا کی جائے۔ بشرطیکہ وہ اجرت از روئے قانون مقرر کردہ بنیادی اجرت کی کم سے کم مقدار سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار سے زائد نہ ہو۔ اور جس صورت میں سٹیٹ کی طرف سے روزگار مہیا نہ ہو سکے ہر وطنی اس امر کا حق رکھتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کی تمام ضروریات معقول مقدار میں اپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے معاشرتی انشورنس کے ذریعہ حاصل کر سکے۔

روزگار اور کام کا حق محفوظ کرنے کے لئے قومی اقتصادیات کی سکیم مرتب شدہ ہوگی ملک کی صنعتوں کو ترقی دی جائے گی۔ پیداوار بڑھانے والی طاقتوں کو وسیع کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جمہوری زندگی کا معیار اونچا کرنے کے پہلو بہ پہلو اقتصادی پیچیدگیوں اور بے روزگاری کا وجود ختم کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۹ - تمام اہل وطن کو آرام کا حق حاصل ہوگا۔ یہ حق محفوظ کرنے کے لئے کام کے دن کو زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے تک محدود کر دیا جائے گا۔ کاریگروں اور ملازموں کے لئے سالانہ با تنخواہ تعطیلات مقرر کی جائیں گی۔ اور وسیع پیمانہ پر آرام دہ اور صحت بخش مقامات کا جال پھیلا دیا جائیگا۔ اور محنت کش جمہور کے لئے تفریح گاہیں مہیا کی جائیں گی۔

دفعہ ۱۰ - ہر وطنی کو بڑھاپے میں بیماری کے وقت اور کام کرنے کے ناقابل ہو جانے کی صورت میں مادی مفر دریات سٹیٹ کی طرف سے حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ اس حق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت کے اخراجات پر محنت کش مزدوروں کاریگروں اور ملازموں کی معاشی انشورنس وسیع پیمانے پر قائم کی جائے گی۔ اور مزدوروں کے لئے مفت طبی امداد مہیا کی جائے گی۔ اور ریاست بھر کے محنت کش مزدوروں اور کاریگروں کے استعمال کے لئے بحالی صحت کے مقامات کا جال پھیلایا جائیگا۔

دفعہ ۱۱ - ہر وطنی کو تعلیم یافتہ ہو جانے کا حق ہوگا۔ اس حق کو محفوظ کرنے کے لئے عام لازمی ابتدائی تعلیم مفت جاری کی جائے گی اس کے ساتھ ہی سرکاری وظائف کی ایک وسیع مقدار اونچے درجے کے سکولوں اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے مستحق طلبا کے لئے مہیا کی جائے گی۔ مادری زبان ذریعہ تعلیم ہوگی۔ کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرنے والے محنت کشوں کے لئے مفت پیشہ ورانہ فنی اور کتابی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۲ - قومی زندگی کے ہر ایک میدان میں چاہے وہ اقتصادی، تہذیبی اور سیاسی ہی ہو۔ اور ریاست کی خدمات میں عورت ذات اہل وطنوں کو مردوں

کے ساتھ ایک جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ان حقوق کو قائم کرنے کے لئے عورت ذات کو ہر ایک ملازمت میں مردوں کی طرح ایک جیسی شرائط اور ایک جیسے معاوضہ پر کام کرنے کا حق ہوگا۔ عورت ذات کو آرام، مجلسی تحفظات اور تعلیم حاصل کرنے کے مرد کے برابر حقوق دئے جائیں گے۔

قانون ماں اور بچے کے مفادات کی حفاظت کا خصوصی طور سے ذمہ وار ہوگا۔ ایام حمل میں مستورات کے لئے با تنخواہ رخصت کا حق قائم کیا جائیگا۔ اور ولادت گاہیں، نونہال خانے اور اطفال خانے وسیع پیمانے پر قائم کر کے عورت ذات کے حقوق کا مزید تحفظ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۳۔ ریاست کی حدود میں پیدا ہونے والے تمام بچوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔ اور ترقی کے ایک جیسے مواقع میسر ہوں گے۔ اور مقام پیدائش اور والدین کی خصوصیت کا کوئی امتیازی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

ریاست بچوں کی نگرانی اور حفاظت اس طریقے سے کرے گی۔ گویا کہ ریاست کے قبضہ میں بچے سب سے بڑی دولت ہیں۔ ریاست کے لئے انتظام حکومت ہیں، قانون سازی میں، طبی انتظامات میں، تعلیمی تنظیم میں، گھریلو معاملات میں، شہریت کے اصولوں میں اور صنعتی و حرفتی امور سے تعلق رکھنے والے تمام سوالات میں بچوں کے مفادات اولین اہمیت کے مستحق تصور ہوں گے۔

دفعہ ۱۴۔ تمام اہل وطن قانون کی حفاظت میں متصور ہوں گے۔ اور عدل و انصاف کے تقدم کے تحت نامزد شدہ عدالتوں کی پناہ میں آنے اور اپنا حق حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے۔ یہ عدالتیں کارروائی میں تیز رفتار اخراجات میں کم خرچ

اور انصاف بے لاگ غیر جانب دار ہوگی۔

اس حق کو محفوظ کرنے کے لئے منتخب قسم کی اور آزاد عدلیہ قائم کی جائے گی۔ آزاد و با اختیار ایڈووکیٹ جنرل اور سرکاری وکلاء کے عہدے قائم کئے جائیں گے جمہوری عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ تنازعات کو مقامی طور پر طے کرنے کے لئے عدالت ہائے تحصیل قائم کی جائیں گی۔ اور عدالتی کاروائیوں میں مقامی زبان استعمال کی جائے گی۔ قوانین کی زیادہ سے زیادہ تشہیر یقینیت اور وضاحت کی جائے گی۔ اور تمام اہل وطن قانون کے سامنے مساوی حیثیت رکھیں گے۔

دفعہ ۱۵ :- اقتصادی سکیم و نقشہ کے حدود کے اندر رہتے ہوئے اس ریاست کے اہل وطن کو ذاتی جائیداد کا مالک رہنے کا حق اور ذاتی جائیداد میں وراثت کا حق بروئے قانون یقینی طور سے حاصل رہے گا۔

قومی اقتصادی نقشہ کے مطابق جو شخص ریاست کے اندر پیداوار کے قواعد کی شرائط پوری نہ کر سکے۔ وہ جائیداد غیر منقولہ کا مالک نہیں بن سکے گا۔ یہ قاعدہ پنشن یافتہ شخص اور ناتوان انسان کو محنت کی زندگی کے دوران میں جائز طور پر حاصل کردہ جائیداد سے محروم کرنے کا موجب نہیں ہوگا۔

دفعہ ۱۶ - ریاست جموں و کشمیر میں ان تمام اہل وطنوں کے لئے جو کام کرنے کے قابل ہوں۔ کام کرنا لازمی ہوگا۔ اور عزت و آبرو کا ذریعہ اور معیار کام ہی متصور ہوگا۔

دفعہ ۱۷ - ریاست جموں و کشمیر ان غیر ملکی شہریوں کو پناہ گزینی کا حق دے گی۔ جو عوام کے فوائد کی حفاظت کے لئے یا اپنی علمی سرگرمیوں یا قومی آزادی کی

جدوجہد کی پاداش میں سزایاب ہوئے ہوں۔

دفعہ ۱۸۔ ریاست کے ہر باشندے پر یہ لازم ہوگا کہ وہ ریاست کے آئین کو ملحوظ رکھے۔ توانین کی پابندی کرے۔ محنت کے ضوابط کی حدود میں چلے۔ اور دیانتداری سے اپنے جماعتی فرائض پورے کرے۔ اور قومی اصولوں کا احترام کرے۔

ریاست کی قومی اسمبلی

دفعہ ۱۹۔ ریاست کی سب سے بڑی قانون ساز جماعت قومی اسمبلی کہلائے گی جس کے ممبروں کو ریاست کے باشندے ایسے انتخابی حلقوں سے منتخب کریں گے۔ جن کی بنیاد اور ترتیب چالیس ہزار آدمی کے پیچھے ایک نمائندہ کے حساب سے ہوگی۔ اور ان نمایندوں کا انتخاب ۵ سال کی میعاد کے لئے عمل میں آیا کرے گا۔
نیشنل اسمبلی اپنے صدر اور عہدیدار خود منتخب کرے گی۔ اور اپنی کارروائیوں کے لئے ضوابط بنائے گی۔ ہر وہ مسودہ قانون جو دو ووٹوں کی خالص اکثریت سے پاس ہو جائے اور حکمران کی تصدیق حاصل کرلے وہ قومی اسمبلی میں زیر غور آ کر پاس شدہ قانون متصور ہوگا۔
نیشنل اسمبلی کے پاس کردہ قوانین اردو زبان میں اور ریاست کی دیگر اقوامی زبانوں میں ریاست کے حکمران اور نیشنل اسمبلی کے صدر کے دستخطوں سے شائع کئے جائیں گے۔
نیشنل اسمبلی اپنا ایک کریڈنشل کمیشن مقرر کرے گی۔ جو اسمبلی کے ارکان کی کریڈنشلز کی تصدیق کرے گا۔

دفعہ ۲۰۔ نیشنل اسمبلی کا کوئی ممبر نیشنل اسمبلی کی منظوری کے بغیر گرفتار نہ کیا جا

سکے گا۔ اور نا ہی اس کو سزا دی جا سکے گی۔ اور ایسے وقت میں جب کہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس جاری نہ ہو۔ اس قسم کی منظوری اگر ضرورت پڑ جائے۔ تو نیشنل اسمبلی کے صاحب صدر سے حاصل کرنی لازمی ہوگی۔ قومی اسمبلی کے کسی ممبر کو قید اور نظر بندی وغیرہ کوئی امر بھی اسمبلی کے مباحثوں اور فیصلوں میں حصہ لینے سے روک نہیں سکے گا بجز اس صورت کے کہ نیشنل اسمبلی نے خود متعلقہ نمایندے کو اپنی صفائی میں بولنے کا موقعہ مہیا کر کے اس کے خلاف فیصلہ کیا ہو۔

دفعہ ۲۱۔ نیشنل اسمبلی جب کبھی مناسب سمجھے تحقیقات اور پڑتال کے لئے کسی سوال پر کمیشن مقرر کر سکتی ہے۔

تمام ادارے اور اہل کار ایسے کمیشن کے مطالبات کی پابندی کرنے اور ضروری مواد اور تحریرات اس کو مہیا کرنے کے پابند ہوں گے۔

دفعہ ۲۲۔ انتخابات ختم ہونے کے بعد ریاست کا حکمران جدید منتخب اسمبلی کا اجلاس ایک مہینے کی مدت کے بعد طلب کرے گا۔

جب کبھی نیشنل اسمبلی کی میعاد ختم ہوگی۔ یا ایسا موقعہ پیدا ہوگا۔ کہ میعاد ختم ہونے سے قبل ہی اسمبلی توڑ دی جائے۔ تو حکمران جدید انتخاب کے لئے ایک ایسا وقت مقرر کرے گا۔ جو میعاد کے اختتام یا توڑ دینے کی تاریخ سے (جیسا کہ صورت ہو) دو ماہ سے زائد نہ ہو۔

دفعہ ۲۳۔ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی عمومی نگرانی اور ضبط و اقتدار کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ریاست کی قومی اسمبلی کے اختیارات اور دائرہ عمل میں حسب ذیل امور شامل ہوں گے:۔

(الف) ریاست کی طرف سے بیرونی تعلقات میں نمایندگی کرنا۔ اور دوسری حکومتوں کے ساتھ معاہدات کی تجدید و تنسیخ کرنا اور ان پر عمل کرنا۔

(ب) ریاست کی حدود میں تبدیلیوں اور تبدیلیوں کی تصدیق کرنا۔

(ج) ریاست کی حفاظتی طاقت کو منظم کرنا اور اس کی مسلح قوت کی رہنمائی کرنا۔

(د) بیرونی تجارت کو ریاستی اور قومی اجارہ داری کی بنیاد پر منظم کرنا۔

(ہ) ریاست کے امن اور استحکام کی حفاظت کرنا۔

(و) ریاست کے لئے قومی اقتصادی نقشہ اور سکیم کا فیصلہ کرنا اور اس کو ایک منصوبہ کی صورت عملی شکل دینا۔

(ز) ریاست کے میزانیہ اور خرچ کی منظوری دینا۔

(ح) بنکوں، صنعتی اور حرفتی اداروں، زراعتی تنظیمات اور تجارتی ادارات کا قیام اور انتظام۔

(ط) آمد و رفت، نقل و حمل اور رسل و رسائل کے ذرائع کی تنظیم۔

(ی) سکہ سازی کی تنظیم اور روپیہ کے لین دین کے لئے ضوابط سازی۔

(ک) سرکاری انشورنس کی تنظیم

(ل) قومی قرضہ جات کی ذمہ واری اور ادائیگی۔

(م) زمینوں کے استعمال، کانوں، جنگلات اور پانی سے استفادہ کے لئے بنیادی اصول وضع کرنا۔

(ن) جمہور کی زندگی کی حفاظت اور تعلیمی میدان کے لئے بنیادی اصول وضع کرنا۔ (س) قومی اقتصادی حسابات کا سسٹم ہموار اور یکسانیت کے ساتھ منظم کرنا۔

(ع) محنت و مزدوری کے قوانین کے لئے اصول وضع کرنا۔

(ف) ریاست کی وطنیت اور غیر ریاستیوں کے حقوق کے قوانین مرتب کرنا۔

(ص) قانونی کارروائی اور عدالتوں کے فوجداری اور دیوانی ضوابط کیلئے قوانین بنانا۔ (ق) ریڈیو۔ براڈکاسٹنگ سسٹم کی تنظیم اور نگرانی۔

(ر) قومیتوں کی نشو و نما اور حفاظت کے قوانین مرتب کرنا۔

(ش) آثار قدیمہ کا بند و بست کرنا اور یادگاروں کی حفاظت اور تجدید کرنا۔

(ت) اس آئین کو قومی زندگی کی شاخوں اور تمام پہلوؤں پر حاوی کرنے کے لئے قوانین مرتب کرنا۔

ریاست کی مجلس وزراء

دفعہ ۲۴۔ ریاست کی مجلس وزراء قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ اور ذمہ وار ہوگی۔ دفعہ ۲۵۔ ریاست کے وزراء ریاستی انتظام کی ان تمام شاخوں کی راہ نمائی اور ہدایت کا فرض انجام دیں گے جو قومی اسمبلی کے حدود اختیار و عمل میں آتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو دفعہ نمبر ۲۳)

ریاست کے وزراء اپنے متعلقہ محکموں کی حدود میں رائج الوقت قانون کی بنیاد پر ان قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے احکام اور ہدایات جاری کریں گے۔ اور مجلس وزراء کے احکام اور فیصلوں پر عمل ہونے کی اطمینان بخش رفتار کو نگاہ میں رکھیں گے۔

دفعہ ۲۶ - ریاست کے وزراء آپس میں نظام حکومت کی حسب ذیل شاخوں کو تقسیم کرلیں گے :- (۱) دفاع و حفاظت (۲) امور خارجہ (۳) بیرونی تجارت (۴) ریلوے (۵) رسل و رسائل (۶) آبی حمل و نقل (۷) بڑی صنعتیں (۸) فوجی صنعتیں (۹) غذائی صنعتیں (۱۰) بجلی سازی (۱۱) عمارتی لکڑی کی صنعتیں (۱۲) زراعت و نسل کشی مویشیاں (۱۳) سرکاری انبار خانے اور مویشی خانے (۱۴) مالیات اور بنک (۱۵) اندرونی تجارت (۱۶) امور داخلیہ (۱۷) عدلیہ (۱۸) حفظان صحت (۱۹) تعلیمات (۲۰) مقامی صنعتیں بشمول گھریلو دستکاری (۲۱) میونسپل اقتصادیات (۲۲) جمہور کا معاشرتی بہبود۔

ریاست جموں و کشمیر کا حکمران

دفعہ ۲۷ - جموں و کشمیر کے حکمران ہز ہائینس مہاراجہ بہادر

(الف) قومی اسمبلی کا اجلاس سال میں دو بار طلب کریں گے۔ اور اپنی مرضی یا قومی اسمبلی کے صاحب صدر کی استدعا پر قومی اسمبلی کے غیر معمولی اجلاس طلب فرمائیں گے۔ (ب) قومی اسمبلی کو معزول کر کے نیا انتخاب مقرر کریں گے۔

(ج) اپنے اختیار اور رضا سے یا مجلس قانون ساز کے ممبروں کی اکثریت کے مطالبے پر ریفرنڈم (جمہور سے فیصلہ لینے) کا انتظام کریں گے۔

(د) عمومی یا جزوی لام بندی کا اعلان کریں گے۔

(ھ) قومی اسمبلی جب بین الاقوامی معاہدات کو پاس کیا کریگی۔ تو آپ ان

کی تصدیق فرمائیں گے۔

(۵) قومی اسمبلی کی سب سے بڑی واحد پارٹی کے رہنما کو طلب کرکے وزارت مرتب کرنے کی دعوت دیں گے۔

ریاست کا نظام انتخابات

دفعہ ۲۸۔ نیشنل اسمبلی کے نمائندے نیز جمہوری پنچایتوں کے نمائندے براہ راست مساوی اور عمومی حق انتخاب کی بنیادوں پر قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب کئے جائیں گے۔

انتخابات کا حق ہمہ گیر ہوگا۔ تمام باشندگان ریاست جو ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہوں۔ قطع نظر اس امر کے کہ وہ کس نسل سے ہیں۔ کس صنف (مرد یا عورت) سے ہیں۔ اور کس قومیت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پڑھے ہوئے ہیں۔ یا ان پڑھ۔ مکان دار ہیں یا کرایہ دار۔ با وجاہت ہیں۔ یا غیر معروف، جائیدادوں کے مالک ہیں یا نادار۔ ان کے ماضی کی سرگرمیاں کیسی رہی ہیں۔ اور کیسی نہیں رہیں۔ اس امر کے حقدار ہوں گے کہ وہ نمائندوں کے انتخاب میں بہ حیثیت رائے دہندہ کے حصہ لیں۔ اور انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہو کر چنے جائیں۔ البتہ وہ افراد جو مسلمہ طور پر مجنون ثابت ہو چکے ہوں یا جو عدالتی سزا کی وجہ سے انتخاب میں حصہ لینے کا حق کھو چکے ہوں۔ وہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

حق انتخاب مساوی ہوگا۔ ہر ایک وطنی مساوی حق ذاتی دہندہ انتخاب میں

حصہ لیگا۔ اور ہر شخص کو ایک ووٹ کا حق حاصل ہوگا۔ البتہ عبوری زمانہ کے دوران میں سکھ، کشمیری پنڈت اور ہری جن فرقوں میں سے ہر ایک کو دو دو مخصوص نشستیں حاصل ہوں گی۔ اور ان فرقوں کے افراد کو ایک عمومی ووٹ کے علاوہ دوسرے ووٹ کا حق خاص نشست کے لئے بھی حاصل ہوگا۔

عورتیں ریاست کے تمام مردوں کی طرح ہی یکساں شرائط پر انتخاب کرنے اور منتخب ہونے کا حق رکھیں گی۔

دفعہ ۲۹۔ وہ وطنی جو ریاست کی مسلح افواج میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ انتخاب کرنے اور منتخب ہونے کا حق باقی اہل وطن کے ساتھ مساوی طور پر رکھیں گے۔

دفعہ ۳۰۔ انتخاب کے لئے امیدوار انتخابی حلقوں کے مطابق پیش کئے جائیں گے۔

انتخابی حلقے کے اندر رہائش رکھنے والے کوئی بھی ایک سو رائے دہندگان ایک امیدوار کو انتخاب کے لئے پیش کر سکیں گے۔ اس کے سوا کوئی دوسری شرط مثل نقدی ضمانت وغیرہ امیدوار کے لئے پیش کرنی ضروری نہیں ہوگی۔

دفعہ ۳۱۔ ہر ایک نمائندہ پر لازم ہوگا کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے حلقۂ انتخاب کے رائے دہندگاں کو اپنی کارکردگی سے مطلع رکھے۔ اور جس ادارے میں اس کو منتخب کر کے بھیجا گیا ہے اس ادارے کے کاموں سے آگاہ رکھے۔ حلقہ انتخاب اپنے نمائندے کو جب چاہے اس طریقے کے مطابق جو قانون نے اس مقصد کے لئے معین کیا ہو واپس بلا سکتا ہے۔

دفعہ ۳۲۔ تمام حلقہ ہائے انتخاب میں انتخابی مرکز پیدل مسافتوں کی

سہولتوں کے دائرے میں قائم کئے جائیں گے۔ ہر اس کارخانہ کے لئے علیحدہ انتخابی مرکز مہیا کیا جائیگا۔ جس میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ایک سو سے زائد ہو۔

انصاف، عدالتیں اور ایڈوکیٹ جنرل

دفعہ ۳۳۔ ریاست میں انصاف کا انتظام جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ ضلع وار عدالتوں اور عوامی عدالتوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۳۴۔ تمام عدالتوں میں مقدمات کی تحقیقات جمہور سے تعلق رکھنے والے ججوں کے ذریعہ کرائی جائے گی۔ بجز ان مقدمات کے جن کے لئے قانون نے کوئی خاص طریقہ مقرر کیا ہو۔

دفعہ ۳۵۔ ریاست کی عدالت عالیہ سب سے بڑی جائے انصاف متصور ہوگی۔ یہ عدالت ریاست کے تمام انصاف کی نگرانی اور عدالتانہ سرگرمیوں کی نسبت ہدایات دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

دفعہ ۳۶۔ جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ کا انتخاب قومی اسمبلی پانچ سال کے لئے کرے گی۔ ماتحت عدالتیں عدالت عالیہ کی طرف سے پانچ سال کے لئے مقرر کی جائیں گی۔ باستثنائے جمہوری عدالت ہا کے جو کہ جمہوری پنچائتوں کے ذریعہ پانچ سال کے لئے منتخب ہوا کریں گی۔

دفعہ ۳۷۔ عدالت عالیہ کی عدالتی کارروائیاں ریاست کی بین الاقوامی زبان اردو میں کی جائیں گی۔ ماتحت عدالتوں میں کارروائی کی غرض سے مقامی

زبانیں استعمال کی جائیں گی۔ جو آدمی عدالت کی زبان نہ جانتا ہو۔ اُسے اس امر کا اطمینان دینے کا انتظام کیا جائے گا کہ ترجمان کے ذریعہ عدالت اس کے مقدمہ کو مکمل طور پر سمجھ رہی ہے۔ نیز اس کو یہ حق ہوگا کہ وہ عدالت کو اپنی زبان میں مخاطب کرے۔

دفعہ ۳۸۔ تمام مقدمات میں ملزم شخص کو اس امر کا مکمل اطمینان دیا جائے گا کہ اُسے صفائی پیش کرنے کا یقینی حق حاصل ہے۔

دفعہ ۳۹۔ ریاست کی تمام عدالتیں مقدمات کو کھلے طور پر سنیں گی۔ بجز ان صورتوں کے جب قانون نے کوئی دوسرا طریقہ مقرر کیا ہو۔

دفعہ ۴۰۔ ریاست کی عدالتوں کے جج آزاد ہوں گے۔ اور وہ صرف قانون کے تابع ہوں گے۔

ایڈوکیٹ جنرل اور سرکاری وکلاء

دفعہ ۴۱۔ قومی اسمبلی ریاست جموں و کشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل (وکیل عمومی) کا تقرر پانچ سال کی مدت کے لئے عمل میں لایا کرے گی۔

ضلع وار اور تحصیل وار سرکاری وکلاء جموں و کشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے پانچ سال کی مدت کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔

دفعہ ۴۲۔ جموں و کشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس امر کی انتہائی نگرانی رکھے کہ ریاست کے وزراء اور ادارے جو وزراء کے ماتحت ہیں نیز وہ افراد و اشخاص جو سرکاری فرائض پر متعین ہیں اور ریاست کے عام باشندے قانون

پر سختی کے ساتھ عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

دفعہ ۴۳۔ ایڈوکیٹ جنرل اور سرکاری وکلاء اپنے فرائض ہر مقامی سرکاری طاقت سے آزاد ہوکر انجام دیں گے۔ چاہے وہ طاقت کوئی بھی ہو۔ اور سرکاری وکلاء صرف ایڈوکیٹ جنرل کے ماتحت ہوں گے۔

دفعہ ۴۴۔ ایسی صورت میں جبکہ کسی جج ہائیکورٹ یا ایڈوکیٹ جنرل کے پنشن یاب ہونے کی تاریخ ایسے موقع پر آجائے، جب کہ قومی اسمبلی معزول شدہ ہو۔ وہ تاریخ اس وقت تک ملتوی متصور ہوگی۔ جب تک کہ جدید قومی اسمبلی نئی تقرریاں کرنے کے قابل ہو سکے۔

ریاست کے مقامی نظامی ادارے

دفعہ ۴۵۔ حکومت کی طاقت کے ذرائع اور منابع۔ اضلاع، تحصیلوں شہروں اور دیہات میں جمہوری پنچائتیں ہوں گی۔

جمہوری پنچائتیں ان انتظامی ادارات کی سرگرمیوں کی رہنمائی کریں گی، جو ان کے ماتحت ہوں۔ اور حکمت کے نظام کی باقاعدگی کو یقینی بنائیں گی۔ اور قانون کی پابندی کی نگرانی رکھیں گی۔ اور اہل وطن کے حقوق کی حفاظت کریں گی۔ منصوبہ کے مطابق مقامی اقتصادی اور تہذیبی و ثقافتی نشو و نما کی رہنمائی کریں گی۔ حفاظت عامہ کے ذرائع کی تنظیم کریں گی۔ اور مقامی آمد و خرچ کا میزانیہ تیار کریں گی۔ جمہوری پنچائتیں قرار دادیں پاس کریں گی۔ اور از روئے قانون ان کو حق

اختیارات سونپے گئے ہوں، اُن کی حدود کے اندر احکام صادر کریں گی۔

دفعہ ۴۶۔ جمہوری پنچایتوں کی عاملہ اور بااختیار طاقت دو انتظامی کمیٹیاں ہوں گی جن کو جمہوری پنچایتیں منتخب کریں گی۔ یہ کمیٹیاں صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور ممبروں پر مشتمل ہوں گی۔

جمہوری پنچایتوں کی انتظامی کمیٹیاں براہ راست اُن جمہوری پنچایتوں کے سامنے ذمہ دار ہوں گی جنہوں نے ان کو منتخب کیا ہوگا۔ نیز یہ کمیٹیاں اپنے اُوپر کی پنچایتوں اور ریاست کی مجلس وزراء کی ہدایات کے تابع ہوں گی۔

دفعہ ۴۷۔ جمہوری پنچایتیں اپنی حدود اختیار کے عوام کی طرف سے پانچ سال کی مدت کے لیے منتخب ہوں گی۔

جمہوری پنچایتوں میں نمائندگی کا تناسب بروئے قانون فیصل شدہ ہوگا۔

ریاست کی قومی زبانیں

دفعہ ۴۸۔ ریاست جموں و کشمیر کی قومی زبانیں کشمیری، ڈوگری، بالٹی، دادری، بلتستانی، پنجابی، ہندی اور اردو تصور ہوں گی۔ اردو زبان کو ریاست جموں و کشمیر کی بین الاقوامی زبان کی حیثیت حاصل ہوگی۔

ریاست ان زبانوں کی نشوونما اور ترقی کو تقویت دے گی اور ہمت افزائی کرے گی۔ خصوصیت سے جو زبانیں زیادہ پسماندہ ہیں اُن کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔ اور ان میں حسب ذیل کوششیں بھی شامل ہوں گی :-

(۱) ریاستی زبانوں کا ایک علمی ادارہ قائم کیا جائے گا جس میں اہل علم ادیب اور ماہر لسانیات زبانوں کی نشو و نما کے لئے ذیل کی کوششیں عمل میں لائیں گے۔

(الف) ریاستی زبانوں کے رسم الخطوں کو مکمل اور مطابق ضرورت بنائینگے

(ب) ریاستی زبانوں کو غیر ملکی ترقی یافتہ زبانوں کے ترجموں کے ذریعہ دولت مند بنائیں گے اور وسعت دیں گے۔

(ج) ریاستی زبانوں کی تاریخ کا کھوج نکالیں گے۔

(د) ریاستی زبانوں کے لئے لغات اور نصابی کتابیں مرتب کریں گے۔

(۲) ان زبانوں کا مطالعہ کرنے کے لئے سرکاری وظائف مقرر کئے جائیں گے

(۳) مقامی زبانوں میں نشر و اشاعت کے ذرائع کو مقامی طور پر ترقی دی جائے گی۔

ریاست کے آئین میں ترمیمات

دفعہ ۱۴۹۔ اس آئین میں ترمیمات اسی وقت مؤثر ہوں گی جب ان کا فیصلہ قومی اسمبلی نے آراء کی اکثریت سے کیا ہو۔ اور یہ اکثریت کل استعمال شدہ آراء کے دو تہائی سے کم نہ ہو۔ اور اس قسم کی ترمیمات ریاست کے حکمران کی منظوری اور تصدیق کے تابع ہوں گی۔

ریاست کا قومی اقتصادی منصوبہ

دفعہ ۵۰۔ ریاست کی اقتصادی زندگی ایک قومی اقتصادی منصوبہ کے ذریعہ مرتب کی جائے گی۔ اور چلائی جائے گی۔ یہ نقشہ جمہوری دولت کو بڑھانے۔ کام کرنے والے مردوں اور عورتوں کی مادی اور تہذیبی سطح میں مسلسل ترقی کو یقینی بنانے اور ریاست کی حفاظتی قابلیت کو مستحکم کرنے کے مقاصد پر حاوی ہوگا۔

قومی اقتصادی منصوبہ

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کا نصب العین یہ ہے: "کشمیر میں ایک آزاد اور جمہوری ریاست ایک ایسی غیر طبقاتی قوم پر مشتمل ہوگی جس میں ہر فرد کو اپنے کمالات ظاہر کرنے۔ اپنی ترقی کی تکمیل کرنے اور زندگی کے عمدہ۔ موزون و مناسب مہذب معیار سے لطف اندوز ہونے کے مواقع اس حد تک یقینی طور سے بہم کئے جائیں گے کہ ان یکساں مواقع کا حصول ایک عملی حقیقت بن جائے۔" اس وضاحت کے مطابق آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے نصب العین کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ "سب کچھ جمہوریت میں اور سب کچھ طے شدہ منصوبہ کے ذریعے۔"

انڈین نیشنل پلاننگ کمیٹی کے سیکرٹری پروفیسر کے۔ ٹی۔ شاہ کے قول کے مطابق پلاننگ (منصوبہ) کی تعریف جمہوری نظام کے تحت یہ ہو سکتی ہے کہ قومی

نمائندہ جماعت نے قوم کے لئے جو اقتصادی اور معاشرتی نصب العین مقرر کیا ہوا ہو۔ ملک کے اخراجات۔ پیداوار۔ الاٹمینٹ (تکاشی) تجارت اور آمدن کی تقسیم کرنے کے لیے فنی اور صنعتی اتحاد وباہمی تعاون۔ اس قسم کا منصوبہ لازمی طور پر تہذیبی اور روحانی خوبیاں اور زندگی کے انسانی پہلو پر مشتمل ہونا چاہیئے۔"

اس تعریف کے مطابق قومی منصوبہ سے مراد ایسا پروگرام ہے جو متوازی اور پہلو بہ پہلو ترقی کے تمام راستوں پر اور تمام انسانی سرگرمیوں پر حاوی ہو۔ اور جس کو جمہوری اور مجموعی شکل وصورت میں ملک بھر میں یکساں چلایا جائے۔

پلیننگ (منصوبہ) کے خصوصی مقاصد

قومی خود کفایتی۔ (۱) جہاں تک اس کا تعلق کشمیر کے عوام کی اقتصادی بہبودی سے ہے۔

(۲) معیار زندگی کو قومی تعمیر کے طے شدہ پروگرام کے مطابق بلند کرنا۔ یہ معیار تمام ملک کے لئے بحیثیت مجموعی یکساں ہونا چاہیئے۔ اور قوم کی طرف سے مشترکہ طور پر اس کی ذمہ داری اور یقین دہانی ہونی چاہیئے۔ اور معیار زندگی صرف سب ضرورت خوراک۔ مکان اور لباس پر ہی مشتمل نہ ہو۔ بلکہ قومی صحت کے لوازمات بھی اس میں شامل ہوں۔

قومی اور عوامی خدمت سے حسب ذیل امور مراد ہیں:۔

(الف) تعلیم۔ تمام دارجوں میں پرائمری سے لیکر پوسٹ گریجویشن تک

چاہے کتابی تعلیم ہو، یا پیشہ ورانہ سب شامل ہیں۔

(ب) **صحت** ۔ اس میں طبی علاج اور پرورش دونوں شامل ہیں۔

(ج) **صفائی** ۔ یہ حاوی ہے شہری، دیہاتی اور خانگی صفائی پر۔

(د) **سہولت آمد و رفت** ۔ اس میں سفر کی ضروریات، آرام و خوراک بھی شامل ہیں۔

(ر) حمل و نقل و رسل و رسائل۔ انشورنس، بنکنگ اور کریڈٹ بھی وسیع اہمیت رکھتے ہیں اور یہ بھی قومی اور عوامی خدمت میں شامل ہیں۔

(۳) پیداوار مقصد "استعمال" ہو نہ کہ "تبادلہ"۔ اس اصول کو پیداوار کے مقامی دائرے پر چسپاں کرنے میں اس حد تک نرم کیا جائے گا کہ وہ بہ حیثیت مجموعی قومی اقتصادیات کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ مثال کے طور پر ایک گاؤں کی اقتصادیات میں پیداوار خوراک کی بہم رسانی اور تقسیم اور باقی روزانہ ضروریات ایسے طریقے سے ترتیب دی جائیں گے کہ وہ تبادلہ کو متوازی کر دیں۔ اور گاؤں میں درآمد ہونے والی اور وہاں سے برآمد ہونے والی اشیاء کا نقشہ اس کے مطابق بنایا جائے گا۔ اس کی نسبت یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ گاؤں کی خود کفایتی کا نقشہ ہے۔ بلکہ یہ قومی طاقتوں کو اقتصادی شکل دینے کی ایک صورت ہے۔

ملک کی مجموعی بہبودی کے لئے اس قسم کا صنعتی منصوبہ اور ذرائع پیداوار کی ترتیب نہایت ضروری ہے۔ تخریبی تجارتی مقابلوں کو روکنے کے لئے امداد باہمی کے طریقوں کی تنظیم پر زور دیا جائے گا۔ منڈی اور تجارت لازمی طور پر ضبط و ربط میں اور منظم ہوگی۔ بعض علاقوں میں ضروریات کی پیداوار آبادی کے مقابلہ میں کم ہونے اور

کہیں آبادی کم اور پیداوار زیادہ ہونے سے جو توازن بگڑتا ہے اس کا حل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے اور اسی طریقہ سے مقامی نایابی کی مشکلات کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اس قسم کا اقتصادی منصوبہ اسی صورت میں ممکن العمل ہے جب کہ ریاست کے لوگ بہ حیثیت مجموعی اس کو ترتیب دینے میں اور عملی شکل دینے میں اتفاق اور تعاون سے کام لیں۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے مکمل جمہوری حکومتی نظام کا قیام مقدم متصور کیا گیا ہے۔

منصوبہ پر مبنی اقتصادی نظام حسب ذیل ذمہ داریاں پوری کرے گا:۔

(۱) تمام تندرست بالغ اہل وطن کے لئے کام مہیا کرنا۔ اور بےکاری و مفلوجیت کار یا سستی اقتصادیات سے خاتمہ۔

(۲) دماغی اور جسمانی قابلیتوں کے مطابق کام حاصل کرنے کے حق کو وطنیت کا بنیادی حق تسلیم کرنا۔

(۳) الف۔ بچپن (ب) طالب علمی (ج) بڑھاپا اور ناتوانی کی حالت میں پرورش اور ضروریات سٹیٹ سے حاصل کرنے کا حق۔

(۴) گھر کی بیبیوں کا گھریلو کام اور مادرانہ فرائض معاشرتی طور پر ضروری مفید اور قابل احترام کام شمار ہوں گے۔

(۵) ازبسکہ دماغی کام لازمی معاشرتی محنت کی قسم تسلیم کیا جائے گا۔ اس لئے یہ اجازت نہیں دی جائے گی۔ کہ دماغی قابلیت کو معاشرتی غصب کا ذریعہ بنایا جائے یا اس کے معاوضہ میں اس کی جائز قیمت سے زیادہ حاصل کیا جائے۔

اس قسم کا اقتصادی منصوبہ ریاست میں بسنے والے تمام انسانوں کے

لئے زندگی کے معقول معیار کو یقین بنا دے گا۔ اور موجودہ عدم مساوات کا خاتمہ کر دے گا۔ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس انڈین نیشنل پلیننگ کمیشن کے قبول کردہ پیمانوں کو ریاست جموں و کشمیر کی ضروریات پر حاوی ہونے کا اعتراف کرتی ہے۔

ان پیمانوں سے مراد انفرادی زندگی کا معقول معیار ہے جو حسب ذیل ضرورتوں پر مشتمل ہوگا۔

(۱) عمدہ غذا۔ موزون خوراک اور لازمی حیاتیات (وٹامن) اور جسم کو بڑھانے اور بچانے والا طعام ہر ممکن نشو و نما یافتہ کارکن کے لئے بحساب چوبیس سو (۲۴۰۰) کلوریفک یونٹس۔

(۲) کافی لباس۔ فی کس سالانہ تیس (۳۰) گز جس میں موسم سرما کے لئے اضافی لباس کی ذمہ داری لی جائے گی۔

(۳) وسیع مکان رہائش۔ جو سرد و گرم موسموں کی ضرورتیں پوری کرے اور جس میں فی کس ایک سو (۱۰۰) مربع فٹ کے حساب سے رہنے کی جگہ موجود ہو۔ شہر کی طرح دیہات میں بھی مکانیت کا معیار یہی ہوگا۔

(۴) بہم رسانی آب۔ اس قدر کافی اور بآسانی حاصل ہونے والا مصفا پانی مہیا ہو کہ ہر انسان دن میں ۲۵ گیلن پانی استعمال کر سکے۔

(۵) انتظامات روشنی۔ مقامی ضرورتوں کے مطابق

(۶) عام تعلیم:۔ قومی منصوبہ و نقشہ کے مطابق تمام باشندگان ریاست کے لئے۔

(۷) ذخیرہ ہائے طعام کا انتظام:۔ پکی پکائی روٹی کی دکانات۔

صفائی کے اصولوں کی پابندی سے کم از کم ہر ہزار (۱۰۰۰) باشندوں کے لئے ایک دُکان کے حساب سے۔

(۸) **انتظام ڈاک**۔ اس انتظام کی تکمیل و تنظیم کے لیے ٹیلیفون ایکسچینج کا جال ریاست کے کونے کونے تک پھیلا دیا جائے گا۔ تاکہ دُور دراز مقامات۔ سرحدی اضلاع اور دُور اُفتادہ و منقطع آبادیاں ریاست کے دارالخلافوں کے ساتھ وابستہ کر دی جائیں۔

(۹) **انشورنس**۔ تمام ناقابلیتوں۔ حادثات اور مصیبتوں اور خطرات کے خلاف ایک عمومی انشورنس (بیمہ) کا سلسلہ قائم کیا جائے گا۔

(۱۰) **بنکنگ آسانیاں**۔ بنکنگ کو قومی زندگی کی ضروریات کے ہم رکاب لوازمات میں شمار کرتے ہوئے ۲۵ ہزار کی آبادی کے حساب سے ایک ایک سرکاری بنک آفس قائم کیا جائے گا۔

(۱۱) **طبی انتظامات**۔ ہر قسم کے طبی انتظامات۔ تشخیص۔ دوا۔ علاج اور دیکھ بھال و تیمارداری کا انتظام اور سہولتیں ہر شخص کے لئے مُفت مہیا ہوں گے۔

اس منصوبے کو عملی شکل دینے کے لئے آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ایک ایسے "کشمیر پلیننگ کمیشن" کے قیام کی تجویز اپنے تصور میں رکھتی ہے جو مکمل طور سے جمہوری قومی حکومت کی امداد اور پشتی بانی سے اپنے فرائض انجام دے گا۔

جموں و کشمیر نیشنل پلیننگ کمیشن کا قومی اقتصادی منصوبہ جو اس کمیشن کے ذریعہ تفصیلات کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ اس کے ابواب و فصول کی تقسیم حسب ذیل ہو گی:-

(۱) پیداوار۔ (الف) زرعی (ب) صنعتی

(۲) حمل و نقل۔ (الف) ہوائی (ب) زمینی (سڑکیں)۔ (ج) آبی

(۳) تقسیم پیداوار۔ (الف) منڈی (ب) بیوپار و تجارت۔

(۴) خدماتِ رفاہِ عامہ (الف) عوام کی صحت (ب) تعلیم (ج) مکان و رہائش (د) تہذیبی و ثقافتی تنظیمات (ہ) عمومی انشورنس

(۵) ٹیکسال اور مالیات

(۶) عورت ذات کا حقوق نامہ

پیداوار!

(الف) :۔ زراعتی پیداوار :۔ ریاست جموں و کشمیر میں ہندوستان کے باقی حصوں کی طرح ہر قومی حکومت کا سب سے بڑا فرض ملک کی زراعت کو جدید اور ترقی یافتہ بنیادوں پر منظم کرنا اور کسانوں کے لیے زندگی کے اعلیٰ معیار کا انتظام کرنا ہوگا۔

لفظِ زراعت یہاں ایک ایسی اصطلاح ہے جو نہ صرف زمین جوتنے اور اناج پیدا کرنے پر ہی حاوی ہے بلکہ مقامی ٹیکنیکی اور امدادی صنعتیں مثلاً مکھن سازی مویشی پروری اور وہ حرفتیں جو حیوانی اجزاء پر شامل ہیں۔ نیز جنگل اور جنگل کی پیداوار بھی زرعی دائرے کے اندر داخل ہیں۔

ریاست کی قومی حکومت کے زرعی منصوبہ کے بنیادی اصول حسبِ ذیل ہونگے

(۱) جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کی کاغذی ملکیت کا خاتمہ۔ کیونکہ اس قسم کا قدم تمام ترقیوں کی طرف پہلا قدم ہے۔ جب تک ایک ایسا امتیازات و رعایت

یافتہ گروہ موجود ہے۔ جو ہاتھ پاؤں توڑ کر نکما بیٹھا ہوا ہے اور دوسروں کی محنت پر عیش آرام کر رہا ہے تب تک اس سرزمین کی پیداوار اور دولت کی مساوی تقسیم مُلک کے تمام فرزندوں کے درمیان ناممکن ہے۔

(۲) زمین جوتنے والا ہی زمین کا مالک ہوگا۔ کیونکہ غیر حاضر کاغذی مالکوں کی ملکیت ختم کرنے کے بعد پہلی بار یہ ممکن ہوسکے گا کہ زمین سے محروم کسانوں کی وہ پیاس بجھائی جاسکے جس سے اطمینان بخش محنت کا امکان پیدا ہوسکتا ہے جو پوری پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے شرطِ اوّل ہے۔

(۳) امدادِ باہمی کے روابط

کیونکہ کسانوں کی قومی خوشحالی کو بڑھاکر قومی اقتصادی منصوبہ کو مؤثر عملی شکل اختیار کرنے کا یقین حاصل کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ اناج کی پیداوار تبادلہ اور زرعی مصنوعات کالین دین امداد باہمی کے طریقوں پر اختیار کرکے منظم کیا جائے۔ اتحادِ باہمی کے طریقے سے پیداوار کا فضول ضائع ہونا ختم ہو جائے گا۔ محنت اقتصادی دائرے میں آکر زیادہ سے زیادہ فائدہ اور پھل دے سکے گی۔ تخریبی مقابلہ کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اور مقامی ذرائع اور قوتیں مرکزیت اختیار کرلیں گی۔

(۴) اہلِ ریاست کی شکم سیری کو مقدم رکھنا۔

کیونکہ جو اناج اور کھانے پینے کی اشیاء ریاست کے باشندوں کو ضرورت ہیں اُن کو ریاست سے باہر جانے کی اجازت دینا جموں و کشمیر کے محنت کش عوام کے حق میں مجرمانہ خیانت ہے۔ یہ چیزیں ریاست سے باہر جانے کی اجازت صرف اسی صورت میں دی جاسکے گی۔ جب ریاست کے باشندوں کی فوری ضرورتیں اور معقول

ذخیرہ بندی کی ضرورتیں پوری ہو چکیں گی۔

جنگلات پر عوامی نگہداشت

کیونکہ جنگلات پر نگہداشت کی کامیابی اس پر منحصر ہے کہ جنگلات کی مرکزی قابل تنظیم عوامی پنچایتوں کی یومیہ نگرانی کے تعاون سے استفادہ کر سکے۔ تاکہ مقامی جنگلات کی زمینوں اور پیداوار سے موزوں اور پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اور اپنی ضرورتیں جو جنگلات سے وابستہ ہیں، اطمینان بخش طور پر حاصل کر سکیں۔

زرعی منصوبہ کا مقصد

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے زرعی منصوبہ کا مقصد ضروری اشیاء خوراک اور اناج کے معاملے میں ریاست کو قومی خود کفائیتی سے بہرہ مند کرنا ہے اور اس مقصد کا حصول بطریق ذیل مطلوب ہے:۔

(الف) زرعی منصوبہ کے مطابق زراعت کی تنظیم، غذا بننے والے اناجوں کی تخم ریزی ایک خاص تناسب سے عمل میں لانا اور مصنوعات کے لئے کچا مسالہ پیدا کرنا اور ادویات کی خوبیاں رکھنے والے مزروعات کو ترقی دینا۔

(ب) اس وقت جو زمینیں زیر کاشت ہیں ان کا بہترین استعمال کرنا۔ ان کی کیفیت اور اوسط میں اضافہ کرنا۔ ان سے بہتر جنس حاصل کرنا اور کاشت کاری کے موثر اور سائنٹفک طریقے اختیار کر کے پیداوار کی مقدار بڑھانے۔ زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام کاموں میں سرکاری طور پر تحقیقات سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ان کو اس تحقیقات سے براہ راست فائدہ پہنچانے کا

پر یقینی انتظام ہوگا۔

(ج) قابل زراعت بنجر زمینوں کو ترقی دی جائے گی۔ اس وقت جس قدر بھی قابل زراعت بنجر زمینیں بیکار پڑی ہوئی ہیں وہ مقامی عوام کی ملکیت ہو جائیں گی۔ یہ زمینیں کسانوں پر تقسیم کر دی جائیں گی۔ اور قومی منصوبہ کے مطابق ان پر باہمی اشتراک اور تعاون کی بنیادوں پر کام کیا جائے گا۔

(د) مال مویشی پالنے کے پیشے کو ترقی دی جائے گی۔ اور خانہ بدوش قبائل (گوجر گدی بکروال وغیرہ) جو مویشی کی پرورش کے عادی ہیں ان کی پس ماندگی دور کر کے انہیں ترقی کے راستے پر ڈالا جائے گا۔ مکھن سازی کے جدید طریقے رائج کئے جائیں گے۔ مویشیوں کی بچہ کشی کو ترقی دی جائے گی۔ اور نسل چوپایوں سے حاصل ہوتی ہے ان کی عمدہ نسلیں پالی جائیں گی۔ دودھ سے حاصل ہونے والی تجارتی اشیاء مثلاً پنیر مکھن گھی اور ملائی کی ہمت افزائی کی جائے گی۔

(ہ) میوہ دار درختوں اور باغات کے نصب کرنے کا منظم سلسلہ قائم کیا جائے گا۔ اور میوے کے لئے منڈی اور حفاظت کا سائنٹفک انتظام اختیار کیا جائے گا۔ کشمیر ہر قسم کے میوؤں کا گھر ہے اور اس میں دنیا بھر کے میوؤں کا سب سے بڑا مرکز بننے کے امکانات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

(س) شہد کی مکھیاں پالنے کے کام کو ترقی دی جائے گی۔

(ز) ریشمی کیڑے پالنے کی صنعت کو پھیلانے اور ترقی دینے کے لئے مزید سائنٹفک طریقے اختیار کئے جائیں گے۔

(ح) اس امر کا اطمینان بخش انتظام ہوگا کہ ریاست کشمیر میں مچھلیوں

کی پرورش محض دولت مندوں کے فائدے کے لئے مخصوص نہیں رہے گی۔ بلکہ عوام اس سے مستفید ہوں گے۔ ماہی گیر طبقہ کو ماہی گیری اور مچھلی کے حمل و نقل کے معاملوں میں سہولتیں بہم کی جائیں گی۔ ملک میں ماہی گیری کے اعداد و شمار مرتب کرکے جھیلوں، دریاؤں اور نالوں میں بیج تقسیم کیے جائیں گے۔ شالی کے کھیتوں میں مچھلی کی پرورش کا تجربہ کیا جائے گا۔

(ط) عمارتی لکڑی، بالن اور جنگلات کی گھاس چرائی کے فوائد سے ریاست کے عوام مستفید ہوں گے۔ جنگلات کی ترقی اور بہبودی کے لئے لمبے وقت کی سکیمیں اختیار کی جائیں گی۔ جنگلات کو نقصان سے بچایا جائے گا۔ اور بڑی زمینوں کو بچا کر زرخیز بنانے کے لئے مؤثر انتظام کئے جائیں گے۔

زرعی منصوبہ کی عملی صورت

ریاست میں ایک قومی زرعی کونسل قائم کی جائے گی۔ اس کونسل کا فرض زرعی منصوبے کو عملی صورت دینا اور اس کی رفتار کی نگہداشت کرنا ہوگا۔ اس کونسل کے تحت ہر ضلعے میں اور ہر گاؤں میں مقامی زرعی کونسلیں ہوں گی۔ جو مقامی منتخب پنچایتوں کے تعاون و اشتراک سے کام کریں گی۔

ضلع وار، دیہہ وار مقامی کونسلوں کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:-

(۱) اپنے مخصوص حصے کے لئے کاشت کاری منصوبہ تیار کرنے میں مشورہ دینا اور اس منصوبہ کو عمل میں لانے کی نگہداشت کرنا۔

(۲) گاؤں کی اس باہمی اتحادی تحریک کو چلانا جو اپنے حلقہ میں کاشت کاری کے فرائض انجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

(۳) حاصل شدہ اناج اور ورد کردہ فصلوں کی نگہداشت کرنا اور اناج پھل، میوہ جات، ذخیرہ کی ذخیرہ بندی۔ درجہ بندی، نقل و حمل کا انتظام کرنا۔

(۴) باہمی اتحادی مجلس کو پیداوار کی منڈی کے فرائض میں مالی امداد دینا۔

(۵) اتحادی انجمن سے حاصل شدہ منافع کی تقسیم کرنا۔

(۶) منصوبہ کے تحت تقسیم کردہ تمام رقوم کا تحویل دار ہونا۔

(۷) اپنے حلقے میں اقتصادی منصوبہ کے عمومی خطوط پر گھریلو دستکاریوں کو منظم کرنا۔

زراعتی کونسلوں کی یہی وہ زنجیر ہے جو گاؤں گاؤں سے لیکر مرکز تک پھیلی ہوگی۔ اور زراعتی اقتصادیات کی نئی تنظیم میں سب سے زیادہ طاقت ور ہتھیار متصور ہوگی۔ جس کے ذریعہ ریاست کی زرعی تحریک کو جدید اصولوں پر کامیابی اور سلیقہ سے چلایا جائے گا۔

یہی زراعتی کونسلوں کی زنجیر ہے جو کسانوں کے حقوق نامہ کی شرائط پورا کرنے میں بنیادی طاقت کا کام دے گی۔

کسانوں کا حقوق نامہ

(۱) ہر ایک کسان کا یہ حق ہے کہ اس کو کام کرنے کے لئے زمین حاصل ہو۔ تاوقتیکہ اُسے کوئی اور دوسرا متبادل اور قابل عمل کام ایسی شرائط پر بہم نہ کر دیا جائے۔

(۳) وہ تمام زمینیں جو اِس وقت غیر حاضر جاگیرداروں اور زمینداروں کی کاغذی ملکیت میں ہیں معاشرتی مفیدیت کا خاتمہ کرنے پر کسانوں کو منتقل ہو جائیں گی۔

عبوری زمانہ کے دوران میں جب کہ قومی مرتب کردہ اقتصادی منصوبہ پورے طور پر عمل میں آئے گا۔ اُن تمام زمینوں پر جو حقیقی پیداوار دینے سے قاصر ہیں ایک ترقی یافتہ محصول کا طریقہ جاری رہے گا۔ اور اُس محصول سے اس قسم کی کوئی زمین مستثنیٰ نہیں ہو گی۔ جو کسی وجہ سے اقتصادی اصول کے مطابق پیداوار دینے سے قاصر ہو۔ نامیانہ جاگیرداری کا آخری خاتمہ کرنے سے قبل جو درمیانہ زمانہ ہو گا۔ اُس میں غیر حاضر کاغذی مالکوں کا زمین سے منافع محدود کر دیا جائے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حدود سختی کے ساتھ محدود کر دی جائیں گی۔

(۴) گاؤں کی پیداوار میں سے کسان کی ضروریات سب سے پہلے پوری کرنے کا حق تسلیم کیا جائے گا۔

(۵) تمام جاگیردارانہ بوجھ رسوم ہا۔ نذرانے اور بیگار وغیرہ مکمل طور پر ختم کر دیئے جائیں گے۔

(۶) ریاست کے کسانوں کا نصب العین دیہات کو قرضہ کی لعنت سے پاک کرنا ہے۔ ہر ایک کسان کو مکمل طور پر قرض سے آزاد کر دینا مقدم ضرورت ہے۔ جہاں کہیں بھی قرض دہندہ نے اصل قرض کے مساوی رقم واپس حاصل کر لی ہو۔ وہاں مزید کسی قسم کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔ اقتصادی منصوبہ میں زراعت پیشہ لوگوں کے لئے لین دین کی ضرورتوں کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہے۔

(۷) عام کسان ریاست کے باقی محنت کشوں کی طرح معاشرتی انشورنس سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہوں گے۔

(۸) مرتب شدہ اقتصادی منصوبہ میں ریاست کا فرض ہوگا کہ کسان کو سیلاب، ژالہ باری، فصل کی بیماریوں، آتش زدگی اور چارپایوں اور مویشیوں کی بیماریوں وغیرہ حادثات کے نتائج سے بچانے کے لئے مکمل انتظام کرے۔

(۹) کسان کا یہ حق ہوگا کہ وہ جدید سائنٹفک تحقیقات کے نتائج سے حسب ذیل امور میں حکومت سے امداد لے:۔

(الف) زمین کے معاملات۔ (ب) پیدا ہونے والے اناجوں کی درجہ بندی (ج) نباتاتی، استخوانی اور دیگر قسم کی کھادیں پیدا کرنا۔ (د) آب پاشی کو ترقی دینے کی مہمات۔ (ہ) پانی مار کے خلاف پانی کی نکاسی کی سہولتیں بہم کرنے کی مہمیں جن میں ملیریا کے خلاف محافظتی مہم شامل ہے (یہ کام دیہہ وار تحریک کی بنیادوں پر کیا جائے گا۔ اور پانی کی بہم رسانی کی دقتوں کا مقابلہ کیا جائے گا)۔

(و) بردی زمین کو بچانے کے انتظامات۔ (ز) زرعی اوزار اور مشین جو محنت کو بچانے والی ہوں مہیا کرنا۔ (ح) کسانوں کو زراعت کے جدید طریقے اور سلیقے تعلیم کا ایک ایسا جال پھیلا کر سکھانا جس کی نگرانی اور رہنمائی ماہرین زراعت کر رہے ہوں گے۔ جس میں پیداوار کی نوعیت اور درجہ بندی پر خصوصی توجہ دی جائیگی۔

(ط) غذائی فصلوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ریاستی انبارخانوں اور کوٹھاروں میں ذخیرہ بندی کے انتظامات، باہمی اتحادی انجمنوں کے ذریعہ کرنا۔

(ی) گھریلو پالتو جانوروں کی حفاظت اور نسل کشی میں امداد دینا۔

(ک) مرغی خانے قائم کرنا (ل) گھاس اور چارہ کی ترقی یافتہ قسمیں بہم کرنا۔

(م) گاؤں کی صفائی کا انتظام۔

(۱۰) تمام کسانوں کی بار برداری کے جدید اور تیز رفتار ذرائع بہم کئے جائیں گے

(۱۱) کسانوں کو امداد باہمی کے طور سے ایسی منڈی کی سہولتیں بہم کی جائیں گی جو ان کی محنت کی طاقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(۱۲) کسانوں کو جنگلات یا مقامی پیداوار سے استفادہ کا مکمل حق دیا جائیگا اور انہیں افسرانِ جنگلات ہرگز ستا نہ سکیں گے۔

(۱۳) ہر ایک کسان کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ دوا اور طبی خدمات کی سہولتیں منصوبہ کے مطابق مفت حاصل کر سکے۔

(۱۴) ہر کسان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُس کے لئے ایک معقول موسم کے مطابق اور صحت بخش گھر معہ پاکیزہ پانی کی بہم رسانی کے باقاعدہ بنے ہوئے گاؤں میں مہیا ہو۔

(۱۵) کسانوں کو یہ حق ہوگا کہ مشترکہ دیہاتی زندگی کو معرض عمل میں لانے کے لئے گاؤں میں ان کے لئے ایک ہال ہو جس میں ایک ریڈیو اور اندرونی دیہی کھیلوں کا انتظام موجود ہو۔

(۱۶) ہر کسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے۔ اور قومی تعلیمی منصوبہ کے ذریعہ نہ صرف لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا سیکھے۔ بلکہ زمین کے ساتھ تعلق رکھنے والے اہم امور فنی زراعت کے اصول اونچے سے اونچے اس درجہ تک سیکھے جس کی اس میں قابلیت ہو۔

اس حقوق نامہ کے تحت ریاست جموں و کشمیر کا غریب اور لوٹا ہوا کسان

اپنے حقیقی درجے کو حاصل کر سکے گا۔ اور اس جنت نظیر خوبصورت وطن کا خوشحال اور خوش باش باشندہ بن سکے گا۔

(ب) صنعتی پیداوار

ترقی یافتہ معیار زندگی قایم کرنے میں کامیابی کا راز صنعتی پیش رفت میں مضمر ہے یہی واحد طریقہ ہے جس کے ذریعہ تہذیب کے جدید سائینٹفک فوائد سے انسان زیادہ سے زیادہ آرام و مسرت کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر انسان کو مشین کا نیم اجرت یافتہ غلام بنا دیا جائے۔ اور مشینوں کی ملکیت انسانوں کے ایک چھوٹے سے گروہ میں محدود کر دی جائے۔ تو صنعتی ترقی کا جو قومی مقصد ہے وہ بالکل تباہ و برباد اور بے معنی ہو جائیگا مشین صرف اس صورت میں انسان کی دوست اور رفیق بن سکتی ہے۔ اور قومی تعمیر کے مقصد میں انسان کے ساتھ تعاون کر سکتی ہے۔ جب مشین پر براہ راست قومی حکومت کا قبضہ اور نگرانی ہو۔ کیونکہ جمہوری طرز کی حکومت میں عوام کا ارتباط ہی حکومت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور اسی صورت میں مشین ایک کے فایدے اور دوسرے کے نقصان کے لئے استعمال نہیں ہوتی۔ بلکہ مجموعی قومی فایدے کے لئے ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔

بنا بر آں آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس اصول کی تاکید و حمایت کرتی ہے۔ کہ تمام بنیادی اور بڑے پیمانے کی صنعتیں عوام کی اپنی حکومت کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں اور اسی بنا پر حسب ذیل بنیادی اصول قومی اقتصادی منصوبے کے مسلمہ اصولوں کے

طور پر اختیار کئے جاتے ہیں۔

(۱) بڑے بڑے انفرادی سرمایہ داروں کا خاتمہ۔ کیونکہ قومی محنت قومی ذرایع پیداوار کو انفرادی اور ذاتی نفع اندوزی کی غرض سے استعمال کرنا۔ محنت کرنے والی تمام آبادی پر تشدد کرنے اور ان کو ناداری کی مصیبتوں میں مبتلا کرنے کا بنیادی سبب ہے اس لئے "نئے کشمیر" کے قومی منصوبہ میں اس سرمایہ پرستانہ سلسلے کی کوئی گنجائش نہیں۔

(۲) تمام بنیادی اور بڑے پیمانے کے صنعتی ادارے لازمی طور پر جموں و کشمیر کی عوامی بہبودی۔ قومی حکومت کے انتظام اور اہتمام سے چلائے جائیں گے۔ کیونکہ عوام اور جمہور کا مفاد اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ضروری صنعتی ادارے جمہور کے فوائد کے لئے چلائے جائیں۔ نہ کہ ذاتی اور انفرادی نفع اندوزی کے لئے۔

(۳) ذاتی و انفرادی اجارہ داری چاہے رسمی ہو حقیقی بحق ریاست ضبط قرار دے دی جائے گی۔

(۴) جنگلات کے وہ ذرایع پیداوار جو بڑی صنعتوں کی بنیاد کا کام دے سکتے ہیں۔ نیز تمام قسم کی معدنیات صرف جمہوری ریاست کے اہتمام و انتظام سے زیر عمل لائے جائیں گے۔

(۵) چھوٹے پیمانے پر صنعتی نکاش ذاتی و انفرادی طور پر قومی منصوبہ کی ضرورتوں کے مطابق اور قومی منصوبہ کے اصولوں کی سخت پابندی سے ہی جائز قرار دی جائے گی۔ اور اس پر قومی صنعتی کونسل کی نگرانی لازمی ہوگی۔

صنعتی منصوبہ کا خلاصہ

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صنعتی منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ ریاست کے اندر عوام کی ضرورتوں اور استعمال کے درمیان اور بحیثیت مجموعی ریاست کے فوائد کے لئے تبادلہ میں لائی جانیوالی پیداوار کے درمیان اقتصادی توازن پیدا کیا جائے۔

صنعتی منصوبہ ریاست کے قومی منصوبہ کے ایک لازمی جزو کے طور پر عمل میں لایا جائیگا۔ اور وہ قومی اقتصادی منصوبہ کے ساتھ ہر نقطے میں مطابقت رکھے گا۔ صنعتی منصوبہ حسب ذیل چار عوامل امور کی مطابقت سے صنعتی اداروں کے مقام وغیرہ کے انتخاب کی ہدایت کر سکے گا۔

(الف) ضروری حرکت دہندہ طاقت۔

(ب) مناسب موزوں کچا سالہ۔

(ج) حسب ضرورت تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ محنت۔

(د) موزوں منڈی اور بازار کا قرب۔

صنعتی منصوبہ حسب ذیل امور پر مشتمل ہوگا:۔

(الف) حفاظتی صنعتیں۔ جو کہ ریاست کے بچاؤ، یکجہتی اور امن کے لئے ضروری ہیں ان میں ایمونیشن اور فنی مشینیں اور فوجی ضروریات کی تیاری بھی شامل ہوگی۔

(ب) بنیادی اور بڑی صنعتیں مثلاً (۱) برقابی (ہیڈرو الیکٹرک) برقابی طاقت کے سٹیشن۔ (۲) بالن شمول کوئلہ۔ خام تیل۔ اور گیس۔ (۳) دھاتوں اور معدنیات

کی صنعتیں۔ (۴) صنعتی اور زراعتی مشینیں اور آلات تیار کرنا (۵) بار برداری کی سہولتیں جس میں موٹریں۔ لاریاں۔ وغیرہ گاڑیاں بنانا بھی شامل ہیں۔ (۶) مشینوں کے اوزار اور اجزا کی ساخت و پرداخت۔ (۷) سائنس کے آلات اور تجارتی اوزار کی ساخت۔ (۸) صنعتی کانوں میں استعمال ہونے والی بنیادی کیمیاوی ضروریات مثلاً کاسٹک سوڈا وغیرہ کی تیاری۔

(ج) ضروری استعمال کی صنعتیں۔ مثلاً (۱) کپڑا سازی جس میں اونی ریشمی سوتی سب اقسام شامل ہیں (۲) آرائش و زیبائش کے سامان عطریات، تیل وغیرہ (۳) آرائش مکان کی ضرورتیں فرنیچر فرش وغیرہ (۴) مکانوں کی تعمیراتی ضرورتیں جو لوہا، لکڑی، شیشہ۔ اینٹ اور آئے دن کی دوسری ضرورتوں کی شکل میں کام آتی ہیں۔ (۵) جوتے بنانے اور چمڑے کے باقی کام۔ (۶) ادویات سازی اور صحت و علاج سے تعلق رکھنے والی باقی ضروریات۔ (۷) اشیائے خوردنی کی صنعتیں (۸) کاغذ سازی و گتا سازی (۹) باقی وہ تمام صنعتیں جو آئے دن کی زندگی کی ضروریات میں شامل کی جائیں گی۔

(د) گھریلو صنعتیں جن کے لئے کشمیر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ صنعتیں خاص کوآپریٹو صنعتیں منصوبہ کے مطابق منظم کی جائیں گی۔ اور اس میں جدید چین کے عظیم الشان تجربات کے خطوط کا اتباع کیا جائے گا۔

صنعتی کونسل

قومی منصوبہ کی ہدایات کے مطابق ریاست میں صنعتی کوششوں کی رہنمائی کرنے ان پہ نگرانی رکھنے اور انہیں ضابطہ کے ماتحت چلانے کے لیئے ایک "**قومی صنعتی کونسل**" قایم کی جائے گی۔ اس کونسل کے تحت ضلع وار اور گام وار صنعتی کونسلیں قایم ہوں گی۔ جو مقامی پنچایتوں کے تعاون سے کام کریں گی۔ قومی صنعتی کونسل کے فرائض حسب ذیل ہونگے

(الف) قومی صنعتی منصوبہ کی رفتار کو باقاعدہ رکھنا۔ اور اس کے لیے سہولتیں بہم پہنچانا۔ (ب) مقامی ضرورتوں اور مشکلات کا صحیح اندازہ لگانا۔ اور صنعتی منصوبے کے کام کو لوگوں کی زندگی کے ساتھ گہرے طور سے وابستہ کرنا۔

(ج) مقامی تجربوں سے فائدہ اٹھانے کے بعد صنعتی منصوبہ کی رفتار میں ترمیمات تجویز کرنا۔ (د) نیشنل پلیننگ کمیشن کے استعمال کے لئے تحقیقاتی مسالہ بہم کرنا۔

(ھ) منصوبہ کے تحت صنعتی ترقی کی باقاعدگی اور تدریجی رفتار کی نگہداشت

(و) صنعتی کوآپریٹو سکیم کے مطابق سپشل کمیٹیوں کے ذریعہ گھریلو دستکاریوں پہ نگرانی۔ انہیں ہدایت دینا۔ اور ترقی کے راستے پہ ڈالنا۔

گھریلو دستکاریوں کی تنظیم

کشمیر کی ہاتھ سے بنی ہوئی مصنوعات اور گھریلو ساختہ اشیاء زمانہ قدیم سے مشہور چلی آتی ہیں۔ جن کو کشمیر کی ذہانت اور تہذیب کا نفیس ترین نمونہ شمار کیا جاتا ہے اس کے باوجود کشمیر کا محنت کش جو اس قسم کی معجزنما صناعی کے نمونے پیش کرتا ہے خود ہمیشہ فاقہ کشی۔ بدحالی اور امراض کا شکار ہو کر زندہ رہتا ہے۔ اور مرتا ہے۔

ریاست کے دستکاروں اور صناعوں کے لئے ایک روشن اور خوشحال مستقبل کا یقینی انتظام کرنے کے لئے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس حسب ذیل بنیادی اصول جدید تنظیم کے طور پر پیش کرتی ہے۔

(۱) ہاتھ سے اشیاء تیار کرنے والے ہنرمندوں کی باہمی اتحادی تنظیم بنا کر انہیں انفرادی اور ذاتی نفع بازوں کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلا دینا۔

(۲) چھوٹے پیمانے پر طاقت سے چلنے والی مشینوں کو متعارف کرانا۔ اور گھریلو چھوٹے کارخانوں کو ... دیکھنا۔ تاکہ غیر ضروری ذلت بخش سخت محنت کا خاتمہ ہو جائے اور پیداوار کی مقدار بڑھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی پیداوار کی صنعتی خوبیوں کا تحفظ کیا جا سکے گا۔ اور انفرادی ذہنی جولانیوں کے لئے وسیع موقعہ رکھا جائے گا۔

ان (۲) اصولوں کو اختیار کرنے سے چھوٹے پیمانے پر طاقت سے چلنے والی مشین ہر گھر میں اور دور سے دور افتادہ گاؤں میں باہمی اتحادی بنیادوں پر

پھیل جائیں گی۔

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے تصور میں عام دیہات کو بجلی کے نور سے روشن کرنا ہے جس کی بنیاد زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلائی ہوئی برقابی جہات پر رکھی جائے گی اور بجلی کے انتظام کا وسیع سلسلہ اس سکیم کا ایک لازمی جزو ہوگا۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے دور و دراز دیہاتی رقبوں میں بھی گھریلو دستکاریوں کو غیر مرکزی وسیع پھیلی ہوئی صنعت کی صورت دی جائے گی۔ صنعتی کوآپریٹو منصوبہ میں بقول پروفیسر جے۔ بی ٹیلر (جو چین کی صنعتی کوآپریٹو تحریک کے بہت بڑے مشیر تھے) تین (۳) بنیادی نکات ہیں (۱) اشیاء عام استعمال اور رسد کو بھیجنے کے لئے پیدا کرنا (۲) پیداواری کاموں میں استعمال کے لئے چھوٹی مشینیں پیدا کرنا (۳) پیداوار کے نئے ڈھنگ اطمینان بخش طریقے سے اختیار کرنے کے لئے تربیت اور ٹریننگ کی سہولیات

ریاست میں گھریلو دستکاریاں نہ صرف اس وجہ سے اہمیت رکھتی ہیں کہ وہ دستکاروں اور دیہاتی باشندوں کی زندگی کا معیار اونچا کرنے کا سبب ہوں گی۔ بلکہ بحیثیت ریاست کی دولت کا منبع ہونے کے بھی گھریلو دستکاریوں کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ دستکاریاں ہی ریاست کی عالم گیر خارجی تجارت کی بنیاد بن سکتی ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے منصوبے میں حسب ذیل بنیادی گھریلو دستکاریوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی:۔

(الف) اون کی صنعت جس میں کاتنا۔ بُننا شال اور پٹو تیار کرنا۔ اور بُنائی کی ہوئی اُونی اشیاء وغیرہ شامل ہیں۔

(ب) ریشم کی صنعت جس میں کرم کشی سے لے کر تیار شدہ تاگا اور ریشمی

کپڑے تک سب کچھ شامل ہے۔
(ج) لکڑی کی صنعتیں جس میں چترکاری اور لکڑی کی ساختہ اشیاء کی
تمام اقسام شامل ہیں۔
(د) پیپر ماشی کا کام (ہ) دریاں، نمدے اور قالینیں بنانا،
(و) کشیدہ کاری (ایمبرائڈری) (ف) دھاتوں سے ساختہ اشیاء
اور زرگری کی مصنوعات جن میں جوہری کے کام بھی شامل ہیں۔
(ح) زعفران کی کاشت اور شہد کی پیداوار (ا) پھل اور ساگ کی سبزیوں
کو خشک کرنا اور محفوظ کرنا (ی) چمڑا اور سمور سے حاصل کردہ اشیاء کی پیداوار

مزدوروں کا حقوق نامہ

(۱) جموں و کشمیر کا ہر باشندہ حق رکھتا ہے۔ کہ ریاست سے اپنے دماغ اور اپنے دست و بازو کی قابلیت کے مطابق کام کا مطالبہ کرے (۲) ہر باشندے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک آزاد اور جمہوری ریاست ہیں اور ایک ایسی ریاست میں جن کی بنیاد انسان کو انسان کے ذریعہ لوٹنے کھسوٹنے کی بدعات کے خاتمہ پر رکھی گئی ہے اُن اصولوں کے مطابق چل کر اپنی خودداری اور عزت کے مناسب کام کرے۔ (۳) کام کرنے والا ہر باشندہ حق رکھتا ہے کہ محض ضروریات زندگی سے بہت اونچا معیار زندگی حاصل کرے اور یہ معیار زندگی اقتصادی منصوبہ کے پیمانوں کے رُو سے حکومت کے ذمے رکھا گیا ہے۔

(۴) ہر کام کرنے والے باشندے کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی انجمن بنائے۔ اس میں شامل ہو۔ اور آزادی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرے۔

(۵) ہر باشندے کو مکمل اور یقینی حق حاصل ہوگا۔ کہ جس پیشے اور شغل کو چاہے چھوڑ دے اور جس کو چاہے اختیار کرے۔

(۶) جمہوری حکومت کاریگروں۔ مزدوروں اور دیگر کام کرنے والوں کے ساتھ تمام معاملات ان کی انجمنوں کے نمایندوں کے ذریعے طے کرے گی۔

(۷) تمام متنازعہ فیہ صورتوں میں لازمی طور پر ثالثوں کا انتظام کیا جائے گا۔

(۸) ریاست کا ہر باشندہ کارکن ۲۴ گھنٹے میں صرف آٹھ گھنٹے کام کرے گا۔

(۹) ہر باشندہ ریاست کارکن کو اس کے کام کا معاوضہ ہفتہ وار ادا کیا جائے گا۔

(۱۰) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ کام کی یکساں نوعیت اور مقدار کے لئے دوسروں کے ساتھ بلا تمیز رنگ و نسل و زن و مرد ایک جیسی اُجرت حاصل کرے۔

(۱۱) ہر کام کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ سال میں نصف ماہ کی چھٹی اور ہفتے میں ایک دن کی چھٹی اپنی پوری اُجرت کے ساتھ (با تنخواہ) حاصل کرے۔

(۱۲) ہر کارکن بیماری۔ بڑھاپے اور حادثات کی صورت میں اور عورت ذات کارکن پیدائش اطفال کے سلسلے میں مکمل انشورنس کے مستحق ہیں۔

(۱۳) ہر ایک کارکن اسی صورت میں پورے اطمینان سے اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے جب ریاست اس امر کی ذمہ واری لے کہ اس کی ناگہانی موت کی صورت میں اس پر انحصار رکھنے والوں کی ضروریات زندگی کا انتظام "سٹیٹ پنشن سکیم" کے تحت کیا جائیگا اور قومی حکومت پر ذمہ واری عاید ہوگی۔

(۱۴) ہر باشندہ کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ اس کے لئے صحت بخش گھر ایک صحت مند ماحول میں روشنی اور پانی کی پوری سہولتوں کے ساتھ مہیا ہے۔

(۱۵) اس امر کی ذمہ داری لی جاتی ہے کہ پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں سے محنت مزدوری کرنے کا رواج ختم کر دیا جائے۔

(۱۶) عورت ذات کارکنوں کو وہ تمام تحفظات حاصل ہونگے۔ جو عورت ذات کے حقوق نامے میں واضح کئے گئے ہیں۔

(۱۷) مزدوروں کی تمام بھرتی ان کی اپنی انجمنوں کے ذریعہ عمل میں آئیگی۔

(۱۸) ہر مزدور کو سستے اور تیز رفتار ذرائع بار برداری کی سہولتوں سے امداد لینے کا حق حاصل ہوگا۔

(۱۹) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ بیماری کی صورت میں دوا اور تیمارداری اور خدمت کی سہولتیں مفت حاصل کرے۔ جیسا کہ قومی طبی منصوبہ میں واضح ہوگا۔

(۲۰) ہر کارکن کو تہذیبی و ثقافتی ترقی کی سہولتیں حاصل ہونگی۔

(۲۱) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ تعلیم حاصل کرے۔ اور نہ صرف پڑھنا لکھنا اور حساب کرنا سیکھے۔ بلکہ اپنے پیشہ اور مشغولیت سے تعلق رکھنے والی خصوصی فنی تعلیم حاصل کرے۔ اور قومی تعلیمی منصوبہ کے مطابق وہ اپنے فن میں جس حد تک ماہر ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔ وہاں تک ترقی کرے۔

ریاست جموں و کشمیر کا موجودہ مصیبت زدہ اور ٹوٹا گھسوٹا ہوا کارکن کاریگر اور محنت کش کام کرنے والوں کے اس حقوق سے مسلح ہو کر بحیثیت انسان کے مکمل نشوونما حاصل کر سکتا ہے اور نئے جمہوری کشمیر کو تعمیر کرنے میں اور

اپنا خوش حال مستقبل بنانے میں موثر حصہ پوری طاقت سے ادا کر سکتا ہے۔

حمل و نقل و باربرداری

چونکہ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ہماری ریاست کی پسماندگی کی بڑی وجوہات اور اسباب میں سے ایک اس ریاست کے ذرائع آمد و رفت نقل و حمل اور رسل و رسائل کا ابتدائی حالت میں ہونا بھی ہے۔ اور اس کے دور دراز خطے ان ذرائع کی وسعت سے بالکل باہر واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے نیشنل کانفرنس نے یہ طے کیا ہے کہ ملک کی از سر نو تعمیر و تنظیم کے لئے جو بڑا جو بڑا منصوبہ بھی مرتب کیا جائے اس میں آمد و رفت، رسل و رسائل اور باربرداری کے ذرائع کی پہلو بہ پہلو ترقی حسب ذیل صورت میں ہونی چاہئے:-

(الف) جموں اور سرینگر کو تمام بیرونی علاقوں کے ساتھ ملانے کے لئے ایسی سڑکیں بنائی جائیں جن کا جال ملک میں اسی طرح پھیلا ہوا ہو۔ جس طرح انسان کے جسم میں خون پہنچانے والی شریانیں رگیں پھیلی ہوتی ہیں۔

(ب) ہر گاؤں کو دوسرے گاؤں کے ساتھ اور ہر گاؤں کو تحصیل کے مرکز اور ضلع کے مرکز کے ساتھ جوڑنے کے لئے بہترین طرز کے دیہاتی راستے تعمیر کرنا۔

(ج) جہاں کہیں دریا یا جھیلیں اس قابل ہیں کہ ان میں کشتی رانی ہو سکے۔ وہاں آبی نقل و حمل کے عمدہ انتظامات کرنا جن میں زمانہ جدید کے ترقی یافتہ اور تیز رفتار ذرائع بھی شامل ہیں۔

(د) ضروری پلوں کی تعمیر و تکمیل جن میں میر پور جہلم پل خصوصیت سے شامل ہے۔

(ہ) مسافروں کی آمد و رفت کے لئے وسیع پیمانہ پر شہری راستوں کی تعمیر خصوصیت سے سرحدی علاقوں اور سیاحوں کی منزل مقصود، جگہوں تک جانے والے راستوں کی تعمیر۔

(و) ریاست کے تمام مرکزوں تک لاری بسوں کے ذریعہ سرکاری طور پر باقاعدہ اور آرام دہ طریقے سے آنے جانے کا انتظام۔

(ز) مال و اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے محفوظ اور تیز رفتار گاڑیوں کا مکمل انتظام۔ ریاست جموں و کشمیر کا پہاڑوں اور کوہستانوں سے پر ہونا۔ راستوں کی تعمیر اور ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں بہم پہنچانے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں کشمیر کے کوہستانوں سے زیادہ مشکل کوہستان بھی ذرائع آمد و رفت کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکے۔ ایک نیشنل کمیونیکیشن کونسل (قومی مجلس ذرائع آمد و رفت) جو کہ ماہر انجینیروں اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ مرتب کی جائے گی۔ جو زراعتی اور صنعتی کونسلوں کے اشتراک عمل سے اس منصوبے کو عملی صورت دے گی۔

تقسیم دولت و پیداوار

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس حقیقت سے زیادہ تر واقف ہے کہ دولت اور

پیداوار کی تقسیم ہر باقاعدہ اقتصادی منصوبہ کی اہم بنیاد ہے۔ کانفرنس کی یہ پختہ رائے ہے کہ صنعتی سرمایہ داری کی خرابیوں سے نجات حاصل کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ دولت اور پیداوار کی مساعی تقسیم کا طریقہ رائج کیا جائے"۔

اس اصول کی بنا پر یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ نیشنل کانفرنس تجارت کی موجودہ اندھا دھند اور متغلبانہ صورت کو برداشت نہیں کرے گی۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے گذشتہ اقتصادی بحران میں انیسویں (۱۹) صدی کا "فلسفۂ آزاد تجارت" ذلت کی موت مر چکا ہے۔ مستقبل کی جمہوری دنیا تجارت اور تقسیم کو صرف ضابطہ و ربط اور جکڑ بندیوں کے ساتھ ہی قبول کر سکتی ہے۔

چونکہ ریاست کے قومی اقتصادی منصوبہ کے تحت صنعتی اور زرعی دونوں قسم کی پیداوار طے شدہ پروگرام کے تحت حاصل کی جائے گی۔ اور اس پروگرام میں ریاست کے باشندہ عوام کی ضرورتوں اور حالات کو معیار تصور کیا جائے گا۔ اس لئے دولت و پیداوار کی تقسیم اور منڈی بھی کوآپریٹو بنیادوں پر منظم کی جائیگی۔ اس مقصد کے لئے منصوبہ کے جو بنیادی اصول حاوی ہونگے۔ وہ یہ ہیں:-

(الف) ریاست کے ہر ایک کارکن مرد عورت اور بچہ کی حاجات و ضروریات قومی منصوبہ کے مطابق پوری کرنے کی ذمہ واری سٹیٹ پر ہوگی۔ (ب) ہر وہ شخص جو نکھٹو اور مجلسی مفلوج (عیش پسند ناکردہ کار) ہوگا۔ اس کی ضروریات و مصارف کی ذمہ واری نہیں لیجائیگی (ج) اقتصادی منصوبہ میں منافع بازی کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ اور یہی قومی عطیات میں اس مقصد کیلئے کوئی حصہ ہوگا (د) ضروری اشیاء اور سامان خورد اک کی تجارت اتحاد باہمی کی بنیادوں پر ہوگی اور پرچون فروشی کی مقرر قیمت والی دوکانوں سے یہ خدمت لیجائیگی۔

(ج) چھوٹے پیمانے کے ذاتی کاروبار چلانے کی اجازت مقررہ پرچون قیمتوں کے مطابق دی جائے گی۔ اور اس پر نیشنل مارکٹنگ کونسل قومی منصوبہ کے عمومی خطوط کے مطابق پوری نگرانی رکھے گی۔ (د) بیرونی تجارت پر مکمل طور سے قومی حکومت کو اجارہ داری حاصل ہوگی۔ سٹیٹ پلیننگ کمیشن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قومی ضروریات معلوم کر کے ان کے مطابق باہر سے درآمد ہونے والی اشیاء کا بجٹ مرتب کرے۔ درآمد ہونے والی تجارت کی ضروریات کے مطابق برآمد ہونے والی تجارت کو صرف حکومت کی طرف سے مرتب کیا جائے گا۔

قومی مارکٹنگ کونسل ماہرین تجارت اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ اور یہی کونسل تقسیم پیداوار کے منصوبے کو عملی صورت دے گی۔

قومی مارکٹنگ کونسل کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) کواپریٹو سٹورز اور منڈیوں کی تنظیم۔ (۲) موجودہ دوکانات کو کافی ضبط و ربط کے تحت تقسیم کے مراکز قرار دینا اور ان پر نگرانی رکھنا۔ (۳) تقسیم کے مراکز کو اقتصادی ضروریات کے مطابق مناسب فاصلوں پر جگہ دینا۔ (۴) قومی رسل و رسائل کونسل کے مشورہ سے اشیاء کی اندازاً اندرون ریاست نقل و حرکت کے لیے کافی سہولتیں بہم کرنے کا انتظام کرنا۔

خدمات رفاہِ عامہ

عوام کی صحت و تندرستی

ریاست کے رہنے والوں کی صحت و تندرستی کی حفاظت حکومت کے اولین

فرائض میں شامل ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک قومی عوامی صحت کونسل مرتب کی جائے گی جس میں قابل ڈاکٹروں معالجوں کے علاوہ قصماوی مشیر بھی شامل ہوں گے۔ یہ کونسل وسیع پیمانے پر صحت عامہ کی خدمات حسب ذیل ہوا دوں کی بنیاد پر انجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

(۱) پندرہ سو (۱۵۰۰) آبادی پر مشتمل ہر حلقہ کے لئے ایک ڈاکٹر

(۲) ہر گاؤں میں ایک طبی معالج اور ایک فسٹ ایڈ کا مرکز

(۳) بیرونی اضلاع کے مرکزی مقامات میں ان ڈور مریضوں کے ہسپتالوں کا جال جو مرکزی سرکاری ہسپتالوں کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

(۴) ڈاکٹروں، حکیموں، نرسوں، دوا سازوں اور پیشہ طبابت کے ساتھ تعلق رکھنے والے دوسرے کارکنوں کی حسب ضرورت کافی تعداد کو سٹیٹ میڈیکل کالج کے ذریعہ ٹریننگ دے کر سکیم کا ضروریات تیزی سے پوری کرانا۔

(۵) قابل انسداد امراض سے عوام کو بچانے کے لئے کافی تحفظ کے انتظامات کرنا

(۶) قومی تعلیمی کونسل کے اشتراک و تعاون سے عوام کو صحت اور صفائی کے ابتدائی اصول اور معلومات سے بہرہ ور کرنے کا انتظام کرنا۔

(۷) عورت ذات کے حقوق نامہ کے مطابق ماؤں کے لئے طبی انتظامات کرنا۔

(۸) طفلی سے لیکر بلوغت تک بچوں کی خصوصی جسمانی حفاظت کا انتظام کرنا۔

(۹) طبی تحقیقات کی تنظیم اور جدید تحقیقات کو صحت کے فوری سوالات پر عملاً چسپاں کرنا (۱۰) آیورویدک اور یونانی طریقہ کے مطابق دیسی ادویات کی ہمت

فراہمی کرنا اور دیسی ادویات بمقدار کثیر بہم کرنے کے ذرائع اختیار کرنا۔ اور دیسی طریقہ علاج سے مستفید ہونے کے لئے دوسرے طریقہ ہائے علاج کے ساتھ تعاون و اشتراک کے ذرائع تلاش کرنا۔

(۱۱) جسمانی تربیت۔ ورزش، کھیلوں اور دوسرے صحت بخش مشاغل کی ترویج و تبلیغ کرنا۔ تاکہ عوام کی جسمانی قوت امراض کا مقابلہ کرنے کی قابلیت پیدا کرے۔

(۱۲) عورت ذات ڈاکٹروں، حکیموں، نرسوں کی بھرتی اور ٹریننگ پر خصوصی توجہ دینا

(۱۳) منتشر آبادی کے رقبوں میں بیماروں کے لئے موٹر کاریں اور آرام دہ گاڑیاں مہیا رکھنا۔ جو ضرورت کے وقت آسانی اور جلدی سے مریض کو طبی مرکز تک پہنچا دیں۔

(۱۴) گاؤں اور شہروں کی صفائی کی مہم پر خصوصی نگرانی رکھنا۔

(ب) تعلیمات

قومی تعلیم ہی ایک ایسا محور ہے جس کے اردگرد ایک قوم کی ترقی کا چکر گھوم سکتا ہے۔ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس تعلیم کے سلسلے میں اس مقصد کو اپنا اصول بناتی ہوئی ہے کہ ریاست کے پسماندہ ترین اور دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے لوگ بھی تعلیم کی روشنی سے سرگرم ترقی اور تعلیمی پالیسی کے ذریعہ مستفید کئے جائیں۔

تعلیم محض کتابی نہیں ہوگی۔ بلکہ صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم بھی اس میں شامل ہوگی۔ اور یہ قومی ضرورتوں اور قومی اقتصادی منصوبہ کی بنیادوں پر منظم کی جائے گی۔ تعلیمات کی تمام شاخوں میں یہ امر مدنظر رکھا جائے گا کہ بچے کو عملی زندگی اور قومی حکومت کے فرائض کے ساتھ ابتدا سے ہی وابستہ کر دیا جائے۔

قومی تعلیمی کونسل کے فرائض

قومی تعلیمی کونسل جو ماہرین تعلیم پر مشتمل ہوگی حسب ذیل اصولوں پر مبنی ایک تعلیمی سکیم مرتب کرکے زیر عمل لائے گی۔

(۱) قومی یونیورسٹی قائم کرکے تعلیمی نظام کو مخصوص حیثیت سے ریاست کی قومی روایات تاریخ اور ریاست میں رہنے والی تمام اقوام کی تہذیبی ضرورتوں کے مطابق ترتیب دینا۔ خاص مضامین اور بالخصوص ایسے امور جو ریاست کی بیرونی دنیا سے منسلک کرتے ہیں۔ ان کے لئے شعبے قائم کرنا

(۲) یونیورسٹی کے زیر سایہ تحقیقات و مطالعہ کے لئے وظائف قائم کرکے قومی اہمیت کے غیر ملکی امور کا مطالعہ کرنے والوں کی سہولتیں بہم کرنا۔ اور ریاست کے اقتصادی منصوبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کی پیشہ ورانہ اعلیٰ التعلیم کے خصوصی انتظامات کرنا۔

(۳) پلیننگ کمیشن اور سٹیٹ سروسز کے کاموں میں امداد حاصل کرنے کے لئے اعداد و شمار کا ادارہ قائم کرنا۔

(۴) صنعتی تعلیمات کے لئے کالج اور تحقیقاتی ادارے قائم کرکے مردوں اور عورتوں کو ان پیشوں کے لئے اعلیٰ التعلیم و تربیت دینا جن پر قومی منصوبہ مشتمل ہے۔

(۵) ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کرکے دور دراز علاقے کے لوگوں کو مختلف اقوام ریاست کی زبانوں۔ رواجات اور تہذیب کی تعلیم میں ماہر بنانا۔ تاکہ ریاست کی ترقی میں اپنی حقیقی جگہ حاصل کرسکیں۔

(۶) ضلع وار کالج مرد اور عورت طلباء کے لئے قائم کرنا۔ اور جو طلباء مرکزی یونیورسٹی میں نہ آسکتے ہوں۔ ان کو مقامی طور پر تعلیمی سہولتیں بہم کرنا۔ یہ ضلع وار کالج کتابی اور پیشہ وغیرہ دونوں قسم کی تعلیمات کے مراکز ہوں گے۔

(۷) ہائی سکولوں۔ مڈل سکولوں اور پرائمری سکولوں اور نونہال خانوں کا جال بچھا کر تعلیم کو لازمی اور مفت کر دینا اور ریاست کے ہر بچے کو چاہیے۔ وہ لڑکا ہو یا لڑکی تعلیم یافتہ بنانے کی مہم کو فرض سمجھنا۔ جو لوگ عام سکولوں سے فائدہ اُٹھانا مشکل سمجھتے ہوں۔ ان کے لئے خاص قسم کے سکولوں کا قائم کرنا مثلاً کشتی بانوں کے لئے کشتی سکول اور خانہ بدوش قبائل کے لئے سفری سکول۔

(۸) تمام پرائمری سکولوں میں مادری زبان کے ذریعہ تعلیم دینا۔

(۹) بالغوں کے لئے شبینہ سکول قائم کرنا۔ اور تعلیم بالغاں پر نگہداشت کے لئے قومی تعلیمی کونسل کی ایک خاص کمیٹی بنانا۔

(۱۰) لائبریریوں کا جال پھیلانے کے لئے دیہات اور قصبات میں لازمی لائبریریاں قائم کرنا اور سستی اور تازہ کتابیں تمام قسم کے معلومات پر مشتمل بہ تعداد کثیر مہیا کرنا۔

(۱۱) بنیادی تعلیم کی مہم کا مخصوصی مطالعہ۔

(۱۲) عورت ذات کے حقوق نامہ کے مطابق عورتوں کی تعلیم کے خاص انتظامات کرنا

(ج) رہائشی مکانات

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ریاست کے کسانوں اور مزدوروں کے لئے نئے طریقے پر تعمیر کئے ہوئے اور زیادہ پاکیزہ اور مصفا مکانوں کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہے

کانفرنس کی رائے میں یہ دُور رس جہات پر مشتمل مسئلہ صرف مکانات کی بہم رسانی کے مکمل قومی منصوبہ سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک نیشنل ہاؤسنگ کونسل بنائی جائے گی جو انجینیروں اور ماہرین صحت و صفائی، ماہرین تعمیرات اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ یہ کونسل دیہات اور قصبوں کی خاکہ کشی کی سکیم مرتب کرے گی جس میں جدید قسم کے مکان بنانے کا مقصد مقدم تصور ہوگا۔

یہ کونسل ایسی سکیم مرتب کرے گی جس پر عمل کرکے مقامی مواد و مسالہ مقامی ضرورتوں کے لئے بہتر طریق سے استعمال کیا جائے۔ کونسل کی یہ کوشش ہوگی کہ جدید سائینس اور نئے ڈیزائینوں اور صحت و صفائی کے نئے اصولوں سے عوام کے گھروں کو مستفید کیا جائے۔

(د) تہذیبی و ثقافتی تنظیم

ماضی میں اس ریاست کے لوگوں کی ترقی بہ حیثیت متعلق ذہنی جماعت محض اس لئے نہیں ہوسکی کہ ہماری تہذیب اور روایات کی طرف نہ صرف توجہ نہیں دی گئی بلکہ انہیں پس پشت پھینکا گیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کا یہ منصوبہ ہے کہ اہل وطن کی مشترک تہذیب اور روایات کی ہمت افزائی کی جائے جس میں ریاست میں رہنے والے تمام گروہوں کی تہذیب شامل ہے۔ اس غرض کے لئے کئی شعبوں پر مشتمل ترقی کا ایک پروگرام زیر عمل لایا جائے گا جس میں حسب ذیل امور نمایاں طور پر شامل ہوں گے:-

(۱) کشمیری زبان میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم کرنا جس میں بلتی۔ ڈوگری ہندی۔ گوجری۔ ہندی۔ اردو اور پنجابی زبانوں کے پروگرام بھی شامل ہوں گے۔

(۲) قومی فلم انڈسٹری اور قومی نمائش گاہوں کے قیام کے ذریعہ ریاست کے عوام کی تہذیبی، روایتی اور ذہنی دلچسپیوں کا اظہار کرنا۔

(۳) نوجوانوں کی سرگرمیوں، کھیلوں، جسمانی تربیت اور دوسری ہمادرانہ دلچسپیوں کو منظم شکل میں بڑھانا۔

(۴) فرصت کے اوقات کا منظم عمدہ استعمال کرنے کے لئے نشاۃ ثانیہ کے مراکز قائم کرنا۔

(۵) آثار قدیمہ جو تاریخی دلچسپی کے حامل ہیں۔ اُن کی حفاظت اور ترقی کا انتظام کرنا۔ اور عوام کو ان عمارات کے مفہوم اور قدر سے باخبر کرنا۔

(۶) فنون اور تہذیب کے لئے ایک باقاعدہ ادارہ قائم کرنا۔

(۵) مجلسی انشورنس

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کا مقصد، مدعا یہ ہے کہ مستقبل کا خطرہ اور ڈر ختم کیا جائے۔ اور ہر شخص اپنے آپ کو ضرورت کے وقت محتاجی سے محفوظ تصور کرے۔ اس مقصد کے لئے ایک مکمل مجلسی انشورنس سسٹم رائج کیا جائے گا۔ تاکہ ہر ایک محنت کنندہ مرد، عورت اور بچے کو اس ریاست میں بیماری، حادثات اور اموات کی صورت میں محتاجی سے نجات ہو۔ اور اپنے عیال کی پنشن اور بڑھاپے کی پنشن کا یقین ہو۔

یہ سکیم نیشنل انشورنس کونسل کے ذریعہ منظم کی جائے گی۔ اس کونسل میں ماہرین انشورنس اور اقتصادی مشیر شامل ہوں گے۔ یہ سکیم قومی اقتصادی منصوبہ کے عملی صورت اختیار کرتے ہی زیر کار لائی جائے گی۔

متعدد حقوق نامے جو اس منصوبہ میں درج ہیں۔ ان میں اس سکیم کی طرف خصوصی اشارے اور حوالے درج ہیں۔

(و) سکہ اور مالیات

بینکنگ، سکہ اور مالیات ایک باقاعدہ مرتب شدہ اقتصادیات میں باہمی اشتراک سے اپنا فرض انجام دیتے ہیں۔

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بینکنگ کو قومی لائنوں پر لانا۔ قومی بنیادوں پر سکہ سازی کو باقاعدگی دینا اور پورے ریاستی نظام کی بنیاد پر مالیات کو منظم کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ قومی اقتصادی کونسل جو بنک اور مالیات کے ماہرین پر مشتمل ہوگی نیشنل پلیننگ کمیشن کے تعاون سے ایک مالیاتی منصوبہ مرتب کرے گی۔ یہ کونسل ذیل کے فرائض انجام دے گی۔

(۱) پیداوار کا فرض انجام دینے والی تمام تنظیموں کے لیے ضروری رقوم مہیا کرنا تاکہ وہ (الف) خام مسالہ خرید سکیں۔ (ب) اور اجرتوں کے بل ادا کر سکیں۔

(۲) تمویل کی سطح کو اس طرح سے ہموار کرنا کہ برداشت والیں ادا کی جا سکے۔

(۳) مجموعی اجرتوں کا معیار مقرر کرنا۔

(۴) اشیاء کی سالانہ پیداوار اور خدمات میں تدریجی ارتقاء

مندرجہ صدر تمام ذرائع کو کام میں لا کر مجموعی پیداوار کے مصارف اور کل آمدن کے درمیان ایک توازن کو اندازہ کرنا۔ تاکہ ریاست کا کل فائدہ یقینی بن جائے۔ یہی آخری فوائد اور منافع وہ ہیں جو ریاست کی مجلسی خدمات اور غیر معاوضہ بخش خدمات کو

چلانے کا ذریعہ ہیں۔ جن پر عوام کی بہبودی کا انحصار ہے مثلاً صحت عامہ اور تعلیمی خدمات۔

مزید برآں ریاست کی طرف سے لین دین کی ایک مشینری قائم کر دی جائے گی اور عوام کی سہولیت کے لئے بنک قائم کئے جائیں گے۔ بنک اور لین دین کی یہ سہولتیں قدیم مہاجنی۔ سودی۔ ندوداری کاروبار سے قطعی نجات دلادیں گی جنہوں نے کارکن آبادی کا خون چوس لیا ہے۔ جدید انتظام کی وجہ سے سودخواری۔ ندوداری اور مہاجنی بیاج کو قومی اقتصادیات میں کوئی جگہ نہ دی جائے گی۔

نیشنل کانفرنس ہر قسم کا سودی کاروبار کرنے والوں اور ندوداروں کو مجلسی فالج زدہ گروہ میں شامل کرتی ہے۔ ان فالج زدوں کا قومی اقتصادی منصوبہ میں کوئی ٹھکانا نہیں۔ قومی قرضہ کی مشینری قومی اقتصادی کونسل کے مشورہ سے قائم کی جائے گی۔ تاکہ ریاستی مفاد کو ترقی دی جائے۔ یہ قرضہ اہل وطن کی بچپائی ہوئی پونجی سے یا ریاست کے باہر کے ذرائع سے حاصل کیا جائے گا۔

جوں جوں منصوبہ شدہ اقتصادیات کو ترقی ہوتی جائے گی قرضہ ادا کر کے مقررہ میعاد کے اندر ختم کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح آخر کار ریاست ایک ترقی کردہ خوشحالی کے دور میں داخل ہو جائے گی۔

عورت ذات کا حقوق نامہ

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے مجلسی زندگی میں اس کے منصفانہ اور حقیقی رتبہ کے حمایت کا ذمہ لئے ہوئے ہے۔ کانفرنس کی رائے میں قومی تعمیر کے

بہ جمعلی اور ذمہ دارانہ فرض کو ادا کرنے میں مردوں اور عورتوں کا آپس میں تعاون ضروری ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے حسب ذیل حقوق کی ذمہ داری لیتی ہے۔

عورت ذات کے سیاسی حقوق

(الف) اٹھارہ سال سے زائد عمر رکھنے والی ہر عورت کے لئے تمام انتخابات میں ووٹ دینے کا حق۔

(ب) تمام اداروں میں منتخب رکن بننے کا حق۔

(ج) ریاست میں منتخب ادارات کے ذریعہ عورت ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والے جو امور طے کئے جائیں اُن میں عورتوں کے ترجمانوں سے مشورہ کا حق۔

(د) تمام ریاستی خدمات میں داخل ہونے کا حق۔

ان حقوق کے ساتھ ہی نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے مخصوص محکمہ قائم کرنے کی تجویز کرتی ہے۔ یہ محکمہ عورتوں کے خاص امور کی تحقیقات کرے گا۔ اور پسماندہ قبائل کی عورتیں جو کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہیں۔ مثلاً خانہ بدوشوں کی عورتیں۔ سرحدی علاقوں کی عورتیں کشتی بان عورتیں وغیرہ۔ ان کی ترقی کے لئے یہ محکمہ خاص ذرائع اختیار کرے گا۔

عورت ذات کے اقتصادی حقوق

نیشنل کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ اس ریاست کی عورتوں کو اقتصادی استحصال سے بچانے کی ضرورت مردوں سے بھی زیادہ ہے۔ بحالت موجودہ عورت کو سمجھتے مرد کے

طور پہ اور اکثر حالات میں مردوں کے فرائض انجام دینے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے
اس حالت کا خاتمہ کرنا ضروری ہے نیشنل کانفرنس بوجھل محنت سے عورت ذات
کی سبکدوشی اس کا جسمانی حق سمجھتی ہے کانفرنس کے نزدیک عورت کا یہ خصوصی حق ہے
کہ وہ مادرانہ پاکیزہ و متبرک فرائض انجام دینے میں حکومت سے امداد حاصل کرے
عورت کے حسب ذیل اقتصادی حقوق ذمہ دار نظام حکومت کے ذمہ
ہوں گے۔

(الف) ایک جیسے کام کے لئے عورتوں کو مردوں کے برابر ایک جیسی اجرت
ملے گی۔ اجرت کی ادائیگی میں صرف کام کی قسم کیفیت اور خوبی پر ہی اجرت کا مدار
ہوگا۔ (ب) عورت ہر پیشہ اور تجارت جس کو وہ انجام دینے کے قابل ہو۔ اپنی دلچسپی
کے مطابق اختیار کر سکے گی۔

(ج) صنعتی کام کرنے والی عورتیں سوشل انشورنس سے مردوں کی طرح فائدہ
اٹھائیں گی۔ اور انہیں تعطیلات کے عام حق کے علاوہ حسب ذیل خصوصی حقوق حاصل ہونگے
(۱) کوئی عورت رات کو چلنے والے کارخانے میں کام نہیں کرے گی۔

(۲) نامناسب بوجھل کام خصوصاً زمانہ حمل میں عورت کو نہیں دیا جائے گا

(۳) تمام عورتیں چاہے وہ شہروں، دیہاتوں یا سرحدی علاقوں میں رہتی ہوں
یا خانہ بدوش ہوں، یا کشتیوں میں زندگی بسر کرتی ہوں، سب کو ماں کے فرائض ادا
کرنے میں پوری پوری مدد اور حفاظت دی جائے گی۔ جس میں حسب ذیل انتظامات
شامل ہوں گے:۔

(۱) قبل از تولد علاج۔

(۲) پیدائش بچہ کے وقت گھر پر یا ہسپتال میں طبی انتظامات جنہیں مشکل زچگیوں کی صورت میں خصوصی انتظام کیا جائے گا۔

(۳) زچگی کے ایام میں تیمارداری کے مکمل انتظامات۔

(۴) ضلع وار نرسنگ سسٹم کی توسیع

(۵) بچہ جننے والی عورتوں کے لئے چھ ہفتے پیدائش بچہ سے قبل اور چھ ہفتے بعد تک باتنخواہ رخصت۔

(۶) تمام کارخانوں اور ایسے اداروں میں جہاں سات یا اس سے زیادہ عورتیں کام کرتی ہوں نونہال خانوں اور اطفال خانوں کا انتظام

(۷) دودھ پینے والے بچے کی ماں کو ہر چار گھنٹے کے بعد آدھ گھنٹے کی رخصت کا حق۔ (۸) جن عورتوں کے بچے زیادہ تعداد میں ہوں۔ ان کو عیال الاؤنس دینا۔

عورت کے مجلسی حقوق

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس گھر اور گھرانے کو بنیادی مجلسی وحدت قرار دیتی ہے اور ریاست کے ہر باشندہ اور ہر بچے کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ گھر اور خاندان کے فوائد سے مستفید ہو۔ یہ اصول تقاضا کرتا ہے کہ

(الف) عورت کا تحفظ قانون کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے اور عورت پر سختی کرنے والے ہر مجرم کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(ب) ریاست کی عورتوں کو ان لوگوں سے بچایا جائے جو عورتوں اور بچوں کی بردہ فروشی کرتے ہیں

(ج) ریاست میں نخش کاری کے اقتصادی اور جسمانی اسباب کی تحقیقات کی جائے۔ اور اس قسم کی عورتوں کو ازسرِ نو راہ راست پر لانے کے لئے تعلیم و تفہیم کے ذرائع مؤثر صورت اختیار کئے جائیں۔

(د) پسماندہ قبیلوں اور علاقوں میں عورتوں کی مشکلات اور تکالیف کا انسداد کرنے کے ذرائع پر خصوصی غور و خوض کیا جائے۔

عورت ذات قانونی حقوق

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس اصول پر کاربند ہے کہ قانون کی نگاہ میں مرد اور عورت کا رتبہ مساوی ہے نیشنل کانفرنس ہر باشندہ ریاست کا حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ مرد ہو یا عورت شادی کے معاملے میں اپنے مذہب کی مراسم و فرائض پر کاربند رہ کر نکاح کرے۔ چاہے وہ مسلمان ہے ہندو ہے بدھ ہے۔ سکھ ہے یا کسی اور مذہب کا پیرو۔ صرف شرط یہ ہوگی کہ وہ سردار نظام حکومت کے محکمۂ نکاح و شادی کے دفتر میں اپنی شادی لازمی طور پر رجسٹر کرائے گا نیشنل کانفرنس تمام عورتوں کے فائدے کیلئے چاہتی ہے کہ:۔ (الف) ہر عورت اپنا خاوند اپنے اختیار اور مرضی سے چننے کا حق رکھے گی۔

(ب) جہیز کا طریقہ اور عورتوں کو بیچنے کی رسم ختم کر دی جائے گی۔

(ج) عورت کو طلاق اور خلع لینے کا حق ہوگا۔

(د) بچے کی پرورش میں عورت کے حقوق اور ذمہ داریاں مرد کی طرح ہونگی اور اگر والدین ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو حضانت کا حق ماں کو دیا جائے گا۔

(ھ) عورت کو جائیداد کا مالک بننے اور وراثت بننے کا پورا حق ہوگا۔ اور شادی اس حق پر اثر انداز نہ ہوگی۔

(ی) جب کبھی عورتوں یا بچوں پر اثر انداز ہونے والا مقدمہ فیصل کیا جا رہا ہو تو اس میں عورت کو بطور جج بٹھانا لازمی ہوگا۔

(ک) جیل میں عورت قیدی کے ساتھ انسانی اور شریفانہ سلوک روا رکھتے وقت اس کے جسمانی اور صنفی کیفیت کو مدنظر رکھا جائے گا۔

عورت کے تعلیمی حقوق

اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ عورتوں کی وسیع ترقی کے لئے تعلیمی سہولتیں لازمی اور ضروری ہیں۔ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس عورتوں کی تعلیم کے لئے خصوصی سکیم کی ذمہ داری لیتی ہے جو حسب ذیل اصول پر مبنی ہوگی۔

(الف) عورت کو لازمی اور مفت تعلیم، خانہ بدوش عورتوں کے لیے سفری سکول اور کشتی باش عورتوں کے لئے کشتی سکول۔ ان کے علاوہ جو عورتیں عام سکولوں میں نہ جا سکتی ہوں۔ ان کے لئے ہر وردے پر خاص سکول۔

(ب) تعلیمی حقوق اور سہولتیں چاہے تعلیم صنعتی ہو یا کتابی، عورتوں کیلئے مردوں کی طرح ہونگے۔ اور عورتوں کو خاص وظائف دیکر تعلیمی درجے میں ان کی ہمت بڑھائی جائے گی۔

(ج) عورتوں کی کتابی صنعتی اور خانگی تعلیم کے لئے الگ کالج قائم کئے جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ عورتوں کو یہ بھی حق ہوگا۔ کہ وہ مردوں کے کالج میں چاہیں تو

شامل ہو کر پڑھ سکیں۔

(د) تعلیمی نصاب مرتب کرنے میں عورتوں کی شمولیت کو خصوصی طور سے مدنظر رکھنا۔

(ہ) عورتوں میں بالغوں کی تعلیم پھیلانے کیلئے سکیم مرتب کرنا۔ اس سکیم میں پڑھنا، لکھنا اور حساب ہی شامل نہیں ہوگا۔ بلکہ صحت و صفائی اور بچوں کی پرورش کے ابتدائی اصول بھی شامل ہوں گے۔

عورت ذات کے تہذیبی حقوق

جموں و کشمیر کی آئندہ آزاد جمہوری ریاست میں نیشنل کانفرنس اس وقت کی منتظر ہے جب عورتیں فنون لطیفہ اور قوم کی تہذیبی زندگی میں ترقی کیلئے سرگرمی سے قابل عزت حصہ لیں گی۔ نیشنل کانفرنس اس سلسلے میں حسب ذیل ذمہ داری لیتی ہے:-

(الف) ہر قسم کی فن کار اور صاحب علم عورتوں کی ہمت افزائی۔

(ب) ریاست کی تہذیبی خدمات میں عورتوں کی شمولیت۔

(ج) مادری زبانوں کی ہمت افزائی۔

(د) گاؤں اور دور افتادہ علاقوں کی تہذیبی ترقی کیلئے مخصوص ذرائع اختیار کرنا

ختم

محترمہ مسز فریدا بیدی کی رائے

"نیا کشمیر" میں ریاست جموں و کشمیر کو ایک جمہوری ریاست بنانے کا آئین اور اس ریاست کی آئندہ اقتصادیات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جب ہم ان حقایق کو محسوس کریں گے کہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ اس کا رقبہ ۸۴ ہزار مربع میل ہے یہاں کی ہمالیہ کی اونچی اور سربفلک چوٹیاں ہیں۔ یہاں چاروں طرف زرخیز وادیاں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ ریاست دنیا میں ایک اہم قدرتی پوزیشن کی مالک ہے یعنی جغرافیائی لحاظ سے کشمیر کی وادی ہندوستان، تبت، چین اور سوویٹ روس کے درمیان واقع ہے تو یقیناً "نیا کشمیر" ہماری نگاہ میں اہم درجہ حاصل کرے گا۔ کشمیر میں آئندہ جو کچھ ہوگا۔ اس کا اثر کشمیر تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ اس سے ہندوستان اور ہندوستانی ریاستیں بھی متاثر ہوں گی۔ اور بالواسطہ وہ ممالک بھی اثر پذیر ہوں گے جو کشمیر کے گردو پیش میں واقع ہیں۔ اس تمام کارنامے میں "نیا کشمیر" کے مندرجات کو اہم فعال عنصر کی حیثیت حاصل ہوگی۔

(مسز فریدا بیدی)

پروفیسر سمتھ کا نظریہ

"نیا کشمیر" کے آئینی منصوبہ کو میں نے گہری توجہ سے پڑھا۔ مجموعی طور پر "نیا کشمیر" بہت ہی خوب اور عمدہ چیز ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اور کشمیر کے لوگوں کو مبارکباد دوں۔ اور "نیا کشمیر" کے منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعا کروں۔ میری دلی تمنا ہے کہ نیشنل کانفرنس ریاست کشمیر میں ایسی یک طبقہ سوسائٹی بنانے میں کامیاب ہو جائے جس کا خاکہ "نیا کشمیر" میں کھینچا گیا ہے۔

ڈبلیو سی سمتھ
پروفیسر فورمین کرسچن کالج

پروفیسر حسن کا اعتراف

"نیا کشمیر" پڑھ کر مجھے نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کی دور رس نگاہوں اور وقت کے پیچیدہ مسائل پر کامل عبور کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور میں ان کے اس جرأت مندانہ اقدام کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں مجموعی طور پر "نیا کشمیر" کے اصول سے متفق ہوں۔ اور اس اجتماعی اصول کا حامی ہوں جس کی بنا پر "نیا کشمیر" میں اقتصادی زندگی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ میں نیشنل کانفرنس کو اس کی دور اندیشی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جو اس سیاسی اور اقتصادی منصوبہ کی ترتیب میں مشعل راہ رہی ہے۔

پروفیسر ظہور حسن
ہیلی کالج آف کامرس لاہور

"نیا کشمیر" پر تبصرے

"نیا کشمیر" پر اب تک درجنوں تبصرے ہو چکے ہیں۔ مندرجہ بالا تبصرے میں مشہور ماہرین علم اقتصادیات کی آراء کے اقتباسات بطور نمونہ درج کیے گئے ہیں۔

باہتمام غلام الدین گانی منیجر نیو کشمیر پریس مجاہد منزل سرینگر کشمیر چھپا
اور
مولوی محمد سعید مسعودی جنرل سکریٹری آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس نے شائع کیا